خدا کے لئے

مُٹھی کھولنا

چشمہ میڈیا

خدا کے لئے

مُٹھی کھولنا

مائیک ویکلی

چشمہ میڈیا

بار ———————— اول

سنہ ۲۰۰۴ء

Khudaa ke lie muThee kholnaa
(The Grace of Generosity)
by Mike Wakely
© 2004 OM Team, Pakistan
PO Box No. 10173, Lahore

Bible quotations are from URUV.
Editing, design and layout (2017) by
Chashma Media,
www.chashmamedia.org

ترجمہ —— داؤد شمس، جمیل صادق
کمپوزنگ —— دانش داؤد

او۔ ایم۔ ٹیم، پاکستان
پی۔او۔ بکس نمبر 10173، لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

فہرستِ مضامین

1	خدا کی فیاضی	10
2	خدا کی مانند بنئے	17
3	فیاضی کی عظمت	24
4	صحیح چناؤ کی ضرورت	31
5	بہانے بنانا	39
6	دینے کی برکت	45
7	جسے زیادہ دیا گیا ہے	51
8	کیسے دیا جائے؟	58
9	آپ کے ہدیئے کس کو ملنے چاہئیں؟	63

پیش لفظ

ایک دفعہ مجھے کسی نے مسیحیت کو ایک لفظ میں بیان کرنے کے لئے کہا۔ مختصر لیکن برموقع دعا اُس سوال کا جواب لے کر آئی، ''رشتے''۔ تمام مسیحیت اسی ایک لفظ کے گرد گھومتی ہے۔ تثلیث (باپ، بیٹے اور روح القدس) کا آپس میں رشتہ، خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان رشتہ، تخلیقی ترتیب کے درمیان رشتہ، خدا اور انسان کے درمیان رشتہ، اور پھر انسان کے گناہ کے باعث ٹوٹے ہوئے رشتے کی تڑپ اور اس کے نتیجہ میں اس رشتے کی بحالی کے لئے خدا کی تاریخی کوششیں۔ بالآخر یہ ٹوٹا ہوا رشتہ خدا کے بیٹے یسوع مسیح میں اس طرح بحال ہوا کہ خدا نے اپنی فیاضی میں اپنا بیٹا دے دیا، اور بیٹے نے اپنی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کے سبب سے خدا اور انسان کے اس ٹوٹے ہوئے رشتے کو نہ صرف بحال کیا بلکہ تمام مخلوق کے ساتھ حتمی بحالی اور انسان کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ کیا۔ یہ ہمیشہ کی زندگی خدا کے ساتھ ایک ایسا رشتہ ہے جو ابد تک قائم رہتا ہے۔ اس بحال کئے گئے رشتے کی خوب صورتی یہ ہے کہ یہ مفت ہے۔ خدا نے اپنی فیاضی میں ہمارے لئے یہ سب کچھ کیا ہے اور فضل کی یہ بخشش ان تمام لوگوں کو دی ہے جو یسوع مسیح پر اور صلیب پر اس کے مکمل کئے جانے والے کام پر ایمان لاتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''خدا کے لئے مُٹھی کھولنا'' میں مصنف مائیک ویکلی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جس فیاضی کا مظاہرہ خدا نے ہم سے کیا ہے ہمیں اُس فیاضی کو اِس طرح سے عمل میں لانا ہے کہ ہم بھی اپنے ان تمام مال و اسباب، خاص طور پر روپے پیسے کے معاملہ میں فیاض بنیں کہ ہمارا دینا خدا کے لئے اور راست ہو، نہ اپنے مفاد کے لئے ہو نہ دکھاوے کے لئے، ایسے کہ ہم خدا کے لئے ایسا کر رہے ہیں نہ کہ آدمیوں کے لئے، ہم دوسروں کی ضروریات سے آگاہ ہوں اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر دینے کی کوشش کریں۔ خدا کسی انسان کا قرض دار نہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ دینا لینے سے مبارک ہے۔ مائیک ہمیں یہ بات یاد دلاتے

ہیں کہ جب ہم اپنے وسائل دوسروں کے ساتھ نہیں بانٹتے تو ہم ان برکات سے محروم رہ جاتے ہیں جو خدا ہمیں دینا چاہتا ہے۔

یسوع مسیح میں خدا نے ہمیں برکات کے وسیلے بننے کے لئے بلایا ہے، اپنے آپ کو بھرنے والے تالاب ہونے کے لئے نہیں۔ میری دعا ہے کہ وہ تمام افراد جو اس شاندار کتاب کو پڑھتے ہیں خدا سے حاصل ہونے والی دولت کے مختار کے طور پر چیلنج قبول کریں اور پھر اپنی کلیسیاؤں اور رفاقتوں، مسیحی خدمت گزاری میں شریک افراد، بیواؤں اور یتیموں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے متحرک ہوں۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں اور پاکستان سے باہر کے مسیحیوں کو بھی فیاضی کے سلسلے میں ان کی چھپی ہوئی صلاحیت کا احساس دلائے گی اور وہ اس مخفی طاقت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے خدا کے اُس فضل کو اپنی زندگیوں سے منعکس کریں گے جس کا اظہار خدا نے اپنے پیارے بیٹے کو ہماری سب سے بڑی ضرورت پوری کرنے کے لئے دے کر کیا ہے کہ ہم گناہ سے آزاد ہوں اور اپنے خالق سے درست رشتہ قائم کر سکیں۔

مائیکل اے۔ ایبل

لاہور، پاکستان، ستمبر 2004

تاثرات

یہ کتاب خدا کی فیاضی کو ایک نئے اور متحرک انداز سے ہمارے سامنے کھولتی ہے کہ خدا کس بہترین طریقہ سے ہماری نگہداشت کرتا ہے اور کس قدر گہرے طور پر ہماری فکر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کتاب یہ چیلنج بھی ہمارے سامنے رکھتی ہے کہ ہم بھی خدا کی پیروی کرتے ہوئے اس کی مانند بنیں اور خود بھی دوسروں کو دینے والے بنیں۔ ہم اس خیال سے کسی کی مدد نہ کریں کہ ہمیں اس نیکی کا کیاصلہ ملے گا بلکہ اس خواہش سے دوسروں کی طرف ہاتھ بڑھائیں کہ ہمیں بھی اپنے آسمانی باپ کی مانند بننا ہے۔

وولف گینگ ڈیچ

ڈائریکٹر او۔ ایم۔ ٹیم، پاکستان

خدا کے نام کو سامنے رکھتے ہوئے کسی ضرورت مند کی مدد کرنے کے سلسلے میں مَیں نے خدا کے کلام میں سے پڑھا بھی تھا، دوسروں سے سنا بھی تھا اور اپنی مسیحی خدمت گزاری کے دوران اس موضوع پر پیغامات بھی دیئے تھے۔ اس کے باوجود اس موضوع کو پورے طور پر سمجھنا اور اس سانچے میں اپنے آپ کو پورے طور پر ڈھالنا میرے لئے اتنا آسان نہیں تھا۔ لیکن مَیں خدا کا شکر اور اس کے نام کی تمجید کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ترجمہ کرنے کی نعمت سے نواز کر اس قابل کیا ہے کہ مَیں دوران ترجمہ دیگر خُدام الدین کی تحریروں سے استفادہ کر سکتا ہوں۔ پچھلے سال مجھے مائیک ویکلی کی اس کتاب کا ترجمہ اور نظر ثانی کرنے کا موقع ملا تو یہ بات میرے لئے نہایت برکت، تسلی اور باطنی خوشی کا باعث بنی کہ مصنف نے جس ٹھوس اور آسان پیرائے میں ''خدا کے لئے مٹھی کھولنا'' جیسی مشکل بات قارئین کے ذہنوں کے ساتھ ساتھ دلوں میں کامیابی سے اُتاری ہے یہ اس پر خدا کے خاص الخاص فضل کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اب یہ قاری پر منحصر ہے کہ وہ خالق خدا کی فیاضی کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ارد گرد موجود حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کس حد تک ہاتھ بڑھایا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ خدا اس کتاب کے وسیلے سے ہمیں بھی اپنی مانند بننے کا فضل بخشے تاکہ ہم بھی دوسروں کی ضروریات کے لئے اپنی ''مٹھی کھولنا'' سیکھیں تاکہ برکات کے دروازے ہم پر کبھی بند نہ ہوں۔

داؤد شمس (مترجم)

چند سال پہلے کی بات ہے کہ مَیں اپنے پانچ چھ مبشروں کی ٹیم کے ساتھ گاؤں گاؤں سفر کر رہا تھا۔ ہم بڑی گاڑی میں سفر کرتے اور ایسے بازاروں کی تلاش میں خاص طور پر رہتے جہاں لوگوں کا مجمع ہوتا۔ ہم ایسی جگہوں پر رکتے، اناجیل اور دوسری مسیحی کتابیں فروخت کرتے اور گلیوں میں کھڑے لوگوں سے اِنجیل کی بات کرتے۔ اُسی دوران، ایک دن ہم بلگرام نامی ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچے، اپنے ٹرک کا پچھلا حصہ کھولا اور اِنجیل کے پیغام کی منادی شروع کر دی۔ جوں ہی ہم کتابِ مقدّس کے حصوں کی فروخت کرنے لگے تو ایک بوڑھا آدمی ہمیں دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔

ہمیں سلام کرکے وہ بولا، ''آپ کو میرے گھر ضرور چلنا ہے۔''

جب ہمارا کام ختم ہوا، لوگوں نے ہم سے جو کچھ بھی خریدنا تھا خریدا، ہم سب اکٹھے ہوئے اور اس بوڑھے شخص کے ساتھ اس کے گھر کی طرف چل دیئے۔ اس کا گھر گارے اور اینٹوں سے بنے ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ نہایت سادہ اور بغیر کسی سہولت کے گھر۔ درحقیقت وہ بہت ہی غریب آدمی تھا اِس گھر میں وہ اپنی بیوی اور کئی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ گھر کا گزر بسر اس کی ہر روز کی مزدوری پر ہوتا تھا۔ گھر کا فرنیچر ایک پرانے سے بستر تک محدود تھا۔ گھر میں کچھ کھانا پکانے والے، کچھ کھانا کھانے والے برتن اور دیگر استعمال کی ضروری اشیا تھیں۔ گھر میں غربت کا راج تھا، تو بھی ہمارے میزبان نے ہمیں شاہانہ انداز سے خوش آمدید کہا، ہمیں بستر پراور جہاں بھی جگہ تھی بٹھایا،ہمارے لئے چائے لے کر آیا، اور اِس بات پر بضد رہا کہ ہم کھانے تک رُکیں۔اس کی غربت دیکھتے ہوئے ہم نے کافی کچھ کہنے کی کوشش کی کہ ہم نہیں رُک سکتے، ہمیں آگے جانا ہے۔ لیکن ہماری کوئی بات بھی اس کا ارادہ تبدیل نہ کر سکی۔

یہ آدمی اور اس کا خاندان مسیحی تھے، بلکہ وہ گاؤں میں واحد مسیحی تھے۔ غالباً دور دراز تک اَور کوئی مسیحی نہیں تھا۔ اور وہ ہماری خدمت کرنے اور ہمیں اپنی بہترین چیزوں سے نوازنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ بظاہر ہمارے آنے سے اُس غریب گھر کو بڑی دیر کے بعد ہی بےانتہا خوشی اور عزت حاصل ہوئی تھی۔

گھر میں چند ایک مرغیاں تھیں جو اندر اور باہر اپنے پنجوں سے زمین کرید کرید کر اپنی خوراک حاصل کر رہی تھیں۔ اُن میں سے ایک ہم مہمانوں کے واسطے قربان ہوئی۔ جب ہم یہ شاہی کھانا کھا رہے تھے تو میزبان پورے خاندان سمیت پاس بیٹھا رہا۔ ہمیں دستر خوان پر کھاتے دیکھ کر ان کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔

مسیحی محبت کی اِس خوب صورت اور جیتی جاگتی مثال سے نہایت متاثر ہو کر ہم شام کو دیر سے بلگرام سے روانہ ہوئے۔ ہم اس شخص کی فیاضی سے بہت متاثر ہوئے جس کے پاس دوسروں کو دینے کے لئے بہت تھوڑا تھا لیکن جس نے اپنا سب کچھ خوشی سے دے دیا۔

کئی سالوں سے مجھے کئی طرح کی فیاضی اور مہربانی حاصل ہوئی ہے، اور دعا ہے کہ مَیں نے اپنا حصہ بھی دوسروں تک پہنچایا ہے۔ گاؤں میں ہم نے فیاضی کو اس بوڑھے شخص کے دل سے چھلکتے دیکھا، اور اسی بات کا جشن مَیں اس کتابچے میں منانا چاہتا ہوں۔ فیاضی نہ صرف روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز دینے کے برابر ہے گو یہ کرنا ضروری ہے بلکہ فیاضی صرف اور صرف اسی دل میں پیدا ہوتی ہے جسے سب سے عظیم دینے والے یعنی خدا نے چھوا ہو۔

1

خدا کی فیاضی

دنیا کے آغاز ہی سے خدا موجود تھا۔ وہ کسی بھی چیز سے پہلے موجود تھا۔ وہ اکیلا تھا۔ تو بھی اکیلا نہیں تھا، کیونکہ بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ واحد خدا اپنے آپ میں ایک خاندان کی مانند تھا۔ ایک باپ کی مانند جو اپنے بیٹے کو روح القدس سمیت پیار کرتا تھا۔ اور اگرچہ وہ واحد خدا تھے تو بھی اُن کے درمیان محبت اور فیاضی پہلے ہی سے موجود تھی۔

ایک خاندان کی مانند تینوں اقانیم کی آپس میں گہری رفاقت تھی۔ آپس میں سب باتوں میں ایک دوسرے کے گہرے حصہ دار تھے۔ بائبل کا خدائے ثالوث ایسا ہی تھا۔ جو شے بھی وجود رکھتی تھی اُس کی تھی اور اُس کی خاص ملکیت تھی۔ وہ چاہتا تو سب کچھ اپنے لئے رکھ سکتا تھا کہ دوسروں کے ساتھ بانٹے اور اُن کی پروا کئے بغیر خود ہی لطف اندوز ہوتا۔ لیکن اُس کی خواہش یہ نہیں تھی کہ وہ اپنی خوشی اور اپنا جلال صرف اپنے لئے ہی رکھتا۔ وہ ایسا کچھ بانٹنا اور تخلیق کرنا چاہتا تھا جو اُسے خوش کرے اور اُس کی فطرت کو دوسروں پر ظاہر کرے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ اپنی جاہ وحشمت اور جلال کے عجیب اور غیر معمولی کام پھیلانا چاہتا تھا۔

پس خدا نے اُس وقت تخلیق کا کام شروع کیا جب کچھ بھی نہیں تھا۔ جہاں کچھ نہیں تھا وہاں اُس نے دنیا بنائی۔ اور ازلیت کے اِس بعید نقطے سے خدا اُس فیاضی کا اظہار کرنے لگا جو پہلے ہی سے اُس کی ذات کی ایک بنیادی خوبی تھی یعنی یہ خواہش کہ مَیں اپنی بہترین چیزوں سے دوسروں کو نوازنا چاہتا ہوں۔

> خدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ . . اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔
> (پیدائش 1:1، 10)

- آغاز میں اُس نے روشنی اور تاریکی جیسے بنیادی عناصر کو بنایا۔ خدا نُور ہے۔ شاید اسی لئے اُس نے روشنی سے آغاز کیا۔
- پھر اُس نے مادی چیزیں جیسے زمین اور سیارے، ستارے اور آسمان بنائے۔
- تب اُس کے تخلیقی خیالات مزید تفصیل میں جا کر زمین کو شکل و صورت دینے اور اسے رہنے کے لئے تیار کرنے لگے۔
- جب سب کچھ تیار ہو گیا یعنی خشکی اور سمندر، دن اور رات، پھل اور سبزیاں تو خدا نے اپنی تخلیق کو آباد کرنے کے لئے جانور بنائے۔ اُس نے آسمان کو پرندوں سے، سمندر کو مچھلیوں سے اور زمین کو جانوروں سے معمور کیا۔

لیکن اُس کی عظیم ترین ایجاد ابھی آنے کو تھی۔ یہ وہ ایجاد تھی جس کے لئے خدا نے سب کچھ بنایا تھا یعنی انسان کی تخلیق۔

> پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ . . . تمام زمین پر . . . اختیار رکھیں۔ (پیدائش 1:26)

اور جب خدا نے دیکھا کہ مرد اپنے آپ میں مکمل نہیں تو اُس نے عورت کو بھی بنایا تاکہ اُس کی ساتھی ہو۔

خدا نے جو کچھ بھی کیا تھا اُس میں وہ خود غرض یا لالچی نہ تھا۔ خدا نے یہ سب کچھ دوسروں کے فائدے کے لئے کیا تھا یعنی اُن لوگوں کی خوشی کے لئے جو اب اُس کی تخلیق کردہ دنیا کے رہنے والے تھے۔

خدا نے ایک باغ دیا

دنیا کے آغاز ہی سے خدا نے آدم اور حوا کے ساتھ سخاوت برتنے کا فیصلہ کیا۔ کوئی چیز بھی اُن کی اپنی ملکیت نہیں تھی۔ سب کچھ خدا کا تھا اور اُس نے سب کچھ اُن کے سپرد کیا کہ وہ اس کی نگہداشت اور حفاظت کریں۔ خدا نے اُنہیں ایک خوب صورت باغ دیا، ایک خوش گوار ماحول جس میں وہ زندگی بسر کریں۔ اُس نے اُنہیں درخت دیئے اور کھانے کے لئے پھل یعنی زندہ رہنے کا سامان مہیا کیا۔ اور اُس نے اُنہیں زندگی گزارنے کے لئے دانش مند قوانین دیئے تاکہ وہ اِس اخلاقی بنیاد پر چلتے ہوئے اِن تمام ذرائع کو صحیح طریقے سے کام میں لائیں۔

آدم اور حوا کے پاس باغ میں وہ سب کچھ تھا جس کی اُنہیں ضرورت ہو سکتی تھی۔ تو بھی ہم سب جانتے ہیں کہ اُنہوں نے خدا کی محبت بھری سخاوت کے ساتھ کیا کیا۔ اُنہوں نے شیطان کے جھوٹ پر کان لگائے اور خدا کی دانش مندانہ نصیحت کو رد کرتے ہوئے خدا کی فیاضی کا غلط استعمال کیا۔ اُنہوں نے خدا کے دیئے ہوئے ایک حکم کی نافرمانی کر کے اُس کے بنیادی قانون کو توڑا۔ اُنہوں نے اپنے عظیم سخی اور محسن کے خلاف شخصی جنگ کا اعلان کیا۔

لیکن کیا اُن کی اس نافرمانی نے اپنی تخلیق کی طرف خدا کے مہربان رویے میں کوئی تبدیلی پیدا کی؟ بالکل نہیں۔ اپنی تخلیق کی طرف اپنی فیاضی برتنا ہمیشہ سے خدا کی فطرت رہی ہے۔

خدا نے اُنہیں زمین دی

پس کہانی کا آغاز خدا اور اُس کے لوگوں (جنہیں اُس نے اپنی فیاضی سے لطف اندوز ہونے کے لئے خلق کیا تھا) کے درمیان حیران کن رشتے سے ہوتا ہے۔

ایک طرف لوگوں نے خدا کے خلاف بغاوت کا سلسلہ جاری رکھا، اُس کی نافرمانی کی اور اُس کی مہربانی کا بھی شکر ادا نہ کیا اور دوسری طرف تاریخ یہ بتاتی ہے کہ خدا نے ہمیشہ اُن کے ساتھ صبر و برداشت اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اُن پر اپنی فیاضی کا اظہار کیا۔ بعض اوقات اُس نے اُنہیں ملامت کی، اُنہیں سزا دی، لیکن وہ ہمیشہ بڑی فیاضی کے ساتھ اُن کی

ضروریات پوری کرتا رہا۔ بائبل کو پڑھیں تو دیکھیں گے کہ صفحہ بہ صفحہ خدا کی سخاوت کا بھر پور بیان کیا جاتا ہے۔

- خدا نے ابرہام سے کہا،

> یہی ملک مَیں تیری نسل کو دوں گا۔ (پیدائش 12:7)

- خدانے دوبارہ اپنے لوگوں سے کہا،

> تم اُن کے ملک کے وارث ہو گے اور مَیں تم کو وہ ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے تمہاری ملکیت ہونے کے لئے دوں گا۔ (احبار 24:20)

- لوگ اپنی آوارہ گردی اور جنگوں سے تھک گئے اور داؤد بادشاہ نے یہ گیت گایا،

> خداوند اپنی اُمت کو زور بخشے گا۔ (زبور 11:29)

- زبور نویس نے از سرِ نو یہ اعتراف کی،

> ”خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کرے گا“ (زبور 4:37)۔

- نیز،

> کیونکہ وہ ترستی جان کو سیر کرتا ہے اور بھوکی جان کو نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔ (زبور 9:107)

- یہ فہرست نہ ختم ہونے والی ہے۔ تصویر مکمل ہے۔ خداوند وہ خدا ہے جو ازل سے اپنی تخلیق کے لئے فیاض رہا ہے اور ابد تک رہے گا، خاص طور پر اپنے لوگوں کے لئے۔

اعلیٰ ترین مثال

تاہم خدا کی فیاضی اس کی دی ہوئی عظیم ترین بخشش میں پائی جاتی ہے یعنی یسوع مسیح کے فدیہ کی صورت میں نجات کی بخشش۔ بائبل بیان کرتی ہے،

> خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی۔ (یوحنا 16:3)

خدا اپنی محبت کا پیغام اپنے نبیوں اور اُستادوں کے ذریعے بھیجتا رہا۔ اُس کی محبت کا ثبوت سارے پرانے عہد نامے میں ملتا ہے جس میں وہ اپنے لوگوں کی تمام ضروریات کو پورا کرتا رہا۔ کیا اُس نے اِس سے بڑھ کر بھی اپنی محبت کا اظہار کیا؟ ضرور، خدا نے اس سے بھی بڑا ثبوت فراہم کیا۔ کس طرح ؟

> خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔

خدا کی محبت کا ثبوت اُس کی فیاضی سے ملتا ہے۔ یہ فیاضی کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟

اپنے دشمنوں کے لئے فیاضی

بائبل میں پائے جانے والے عظیم ترین الفاظ میں سے ایک لفظ ''فضل'' ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو نئے عہد نامے میں اکثر استعمال ہوا ہے۔ یہ مسیحی ایمان کا اہم ترین لفظ ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو اِنجیل کا لُبِ لباب بیان کرتا ہے۔

> کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔
> (افسیوں 8:2)۔

اس سے کیا مراد ہے؟ فضل سے مراد خدا کی وہ فیاضی ہے جس کے ہم حق دار نہیں۔ فضل یہ حیران کن سچائی بیان کرتا ہے کہ خدا اُنہیں بھی بخش دیتا ہے جو اِس کے حق دار نہیں، یہاں تک کہ اُنہیں بھی جو اُس سے نفرت کرتے ہیں! عام خیال یہ ہے کہ خدا اُنہیں تحفے دیتا ہے جو اِن کے حق دار ہیں۔ لیکن بائبل کا خدا اُن لوگوں کو بھی مفت تحفے دیتا ہے جو اِن کے مستحق نہیں! یہ فضل ہے۔

جنوبی افریقہ میں رہنے والی ایک بوڑھی حبشی عورت کے متعلق ایک سچا واقعہ سنئے۔ اُس عورت کے خاوند اور بیٹے کو بڑی بے دردی سے ایک گورے پولیس افسر سے قتل کیا گیا تھا۔ بہت عرصے کے بعد پولیس افسر کو پکڑا گیا اور اُس کی مقدمے میں پیشی ہوئی۔ وہ واقعی مجرم تھا، لیکن جج صاحب نے بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر پوچھا، ”آپ کیا چاہتی ہیں؟ کیا اِس شخص کے ساتھ جس نے بڑی بے رحمی سے آپ کے خاندان کو برباد کیا ہے انصاف کیا جائے؟“

پولیس افسر سب سے سخت سزا کے لائق تھا۔ بوڑھی عورت قتل کے نتیجے میں سب کچھ گنوا بیٹھی تھی اور سخت دُکھ میں مبتلا تھی۔ لیکن وہ مسیحی تھی اور جانتی تھی کہ مسیح کی قربانی کے باعث مجھے سب کچھ حاصل ہوا ہے۔ پس اُس نے اُس شخص سے جس نے اُسے حدِ درجہ نقصان پہنچایا تھا انتقام لینے یا اُسے سزا دینے کے لئے کچھ نہ کہا۔ اُس نے جج سے مخاطب ہو کر کہا:

”میرا خاوند اور میرا بیٹا ہی میرا خاندان تھے۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ میرا بیٹا بن جائے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ یہ مہینے میں دو دفعہ میرے گھر آئے اور میرے ساتھ وقت گزارے تاکہ جو محبت ابھی تک میرے اندر باقی ہے وہ مَیں اِس پر نچھاور کر سکوں۔ اور مَیں چاہتی ہوں کہ اُسے علم ہو کہ مَیں اُسے اِس لئے معاف کرتی ہوں کہ یسوع مسیح معاف کرنے کے لئے موا۔ مَیں درخواست کرتی ہوں کہ کوئی شخص میری مدد کرے اور مجھے سہارا دے کر اُس کے پاس لے جائے تاکہ مَیں اُسے اپنی بانہوں میں لے سکوں، اپنے گلے سے لگاؤں اور اُسے اِس بات کا یقین دلاؤں کہ مَیں نے اُسے حقیقی معنوں میں معاف کر دیا ہے۔“

یہ خدا کے فضل کی ایک مثال ہے۔ ہم انصاف چاہتے ہیں، ہم انتقام لینا چاہتے ہیں، ہم درست معاوضہ چاہتے ہیں، لیکن خدا ایسا نہیں ہے۔ خدا فیاض ہے۔ خدا اُنہیں بھی دیتا ہے جو اُس کی نعمتوں کے حق دار نہیں۔

کثرت کی فیاضی

خدا فیاض ہے، اور جب وہ دیتا ہے تو کثرت سے دیتا ہے۔ خدا ہمیں کم سے کم نہیں دیتا، نہ وہ ہمیں دینے کے لئے خراب ترین چیز چنتا ہے۔ جب وہ دیتا ہے تو بغیر ناپ تول کے

دیتا ہے۔ وہ اپنی بہترین چیزیں دیتا ہے، وہ ایسی چیزیں جو سب سے زیادہ قابلِ قدر اور قیمتی ہیں ہم میں تقسیم کرتا ہے۔

اگر امیر کسی غریب کو چند روپے دے تو نہ اُسے کوئی نقصان پہنچتا، نہ اُس کی دولت اور آرام پر اثر پڑتا ہے۔ نیز، اُس کی نام نہاد سخاوت دوسروں کو نظر آتی ہے۔ لیکن خدا نے غریبوں کو سکے نہیں دیئے۔ اُس نے سب سے زیادہ قیمتی، قابلِ قدر اور مہنگا تحفہ جو اُس کے پاس تھا یعنی اپنا اکلوتا بیٹا دے دیا۔ جب اُس نے مسیح کو دنیا میں بھیجا تو اُس نے اپنا آپ دے دیا۔ بائبلِ مقدّس یوں بیان کرتی ہے،

> کیونکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولت مند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بنا گیا تاکہ تم اُس کی غریبی کے سبب سے دولت مند ہو جاؤ۔ (۲۔کرنتھیوں 8:9)

کامل فیاضی

مزید یہ کہ جب خدا نے اپنا بیٹا بخشا تو اُس نے پورے طور پر اُسے ہمیں بخش دیا۔ یسوع دنیا میں آیا تاکہ صلیب پر پھانسی پانے والے مجرم کی طرح سب سے زیادہ شرم ناک اور ذلیل موت گوارا کر کے ہمیں ہمیشہ کی زندگی عطا کرے۔ یہ سب سے بڑا فیاضی کا تحفہ تھا جو خدا دے سکتا تھا۔ اور اس کے لئے اُس نے اپنا سب کچھ لٹا دیا۔ ہم بھی یہ خیال نہ کریں کہ خدا نے یسوع مسیح کو تو مصلوب ہونے دیا لیکن خود دُکھ نہیں سہا۔ یہ شخصی قربانی کا تحفہ تھا اور اِس سے خدا کو بہت دُکھ اور تکلیف پہنچی۔

> شکر خدا کا اُس کی اُس بخشش پر جو بیان سے باہر ہے۔ (۲۔کرنتھیوں 9:15)

2

خدا کی مانند بنئے

نجات کے سلسلے میں خدا کی فیاضی ہی خوش خبری کا آغاز ہے۔ فرض کریں کہ آپ کا کوئی جرم ثابت کیا جائے اور آپ کو ناقابلِ برداشت سزا سنائی جائے۔ یقیناً آپ کی حالت بے حال اور نہایت مصیبت زدہ ہو گی۔ اب فرض کریں کہ اُسی لمحے آپ کو خبر ملے کہ کسی دولت مند آدمی نے آپ کا جُرمانہ ادا کر دیا ہو، آپ کا حساب چکا دیا گیا ہو اور اب آپ آزاد ہیں۔ کیا آپ کی پوری زندگی نہیں بدلے گی؟ بے شک! آپ کی خوشی کی انتہا نہیں ہو گی۔

جوں ہی آپ آزاد آدمی کی حیثیت سے کمرۂ عدالت سے باہر قدم رکھیں گے تو یقیناً اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کریں گے۔ آپ کا دل اُس شخص کے لئے جس نے آپ کی سزا اپنے اوپر لے لی تھی شکر گزاری سے بھرا ہو گا۔ بالکل اسی طرح گو ہم گناہ گار ہونے کے سبب سے جزا کی بجائے سزا اور رحم کے بجائے ملامت کے حق دار تھے تاہم ایمان لانے پر ہمیں خدا کی ناقابلِ یقین فیاضی حاصل ہوئی۔ اِس فیاضی کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے، یہ کہ ہم اپنی سرکشی کو چھوڑ کر شکر گزاری سے اُس کے تابع ہو جائیں۔ اِس سے بڑھ کر یسوع مسیح نے ہمیں پاک روح دینے کا وعدہ بھی کیا ہے تاکہ ہماری تبدیلی کی نگرانی کرے اور ہمیں قوت عطا کرے۔

کچھ لوگوں کے نزدیک مسیح کی خوش خبری کا پیغام اِتنا آسان نہیں ہو سکتا جب کہ اَوروں کے خیال میں اِس قسم کی مہربانی ممکن ہی نہیں۔ ایک دن مجھے سکھر میں ایک ڈاکٹر صاحب سے

گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ مَیں نے اُسے بتایا کہ نجات مفت ہے بلکہ بالکل مفت ہے، کیونکہ بائبلِ مقدّس ہمیں یہی تعلیم دیتی ہے اور اِس کے بغیر نجات کی اُمید ہی نہیں۔

''لیکن یہ تو ناممکن ہے،'' اُس نے جواب دیا۔ ''زندگی میں کوئی بھی چیز مفت نہیں۔ ہر حرکت کی جزا و سزا ہوتی ہے، ہر چیز کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔''

''نہیں، بالکل نہیں'' مَیں نے زور دے کر کہا۔ ''اگر نجات کے لئے کچھ ادا کرنے کی ضرورت ہوتی تو ہمیں اپنی جانیں دینی پڑتیں۔ کیونکہ ہم اِسی کے مستحق ہیں۔ بائبلِ مقدّس صاف بتاتی ہے کہ ''ہمارے گناہوں کی مزدوری موت ہے'' (رومیوں 6:23)۔ راست خدا گناہ سے چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا ہمیں نجات مفت تحفے کے طور پر نہ دے تب تک ہمارے پاس نجات کی کوئی اُمید نہیں۔

اُس نے اعتراض کیا، ''یہ غیر اخلاقی اور ناقابلِ قبول بات ہے۔ خدا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے کچھ کریں۔ ہم وہی کچھ حاصل کرتے ہیں جس کے ہم حق دار ہیں۔ یہ بات درست بھی ہے اور انصاف پر مبنی بھی۔ اگر نجات مفت میں مل جائے تو مَیں اِسے حاصل کر کے جو جی چاہے گناہ کر سکتا ہوں۔ مَیں لگاتار گناہ کرتے ہوئے بھی بچ جاؤں گا۔ لہٰذا یہ خیال اخلاق اور انصاف دونوں کے خلاف ہے۔''

اِنجیل کی عظیم ترین سچائی اُس کے لئے ٹھوکر کا باعث بن گئی۔ بعض لوگوں کے لئے یہ کتنا بڑا مسئلہ ہے! پولس رسول کو بھی اپنے زمانے میں اِس طرح کی مشکلات سے گزرنا پڑا۔

> پس ہم کیا کہیں ؟ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟ ہرگز نہیں۔ ہم جو گناہ کے اعتبار سے مر گئے کیونکر اُس میں آئندہ کو زندگی گزاریں؟ (رومیوں 6:1-2)

جو چیزیں غیر ایمان دار لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہیں اُن میں خدا کی فیاضی سمجھنا شاید سب سے مشکل بات ہے۔ اِس حقیقت کو دل سے قبول کرنا کہ وہ سچ مچ فیاض خدا ہے مشکل ہی ہے۔

تو پھر مسئلہ کیا ہے؟

مسئلہ تو کچھ بھی نہیں۔ خدا کی نجات مفت ہے اور ہمارے لئے ایک ایسا تحفہ ہے جس کے ہم حق دار نہیں۔ یہ تحفہ ہمیں صرف ایمان لانے سے ملتا ہے، اعمال کی بنا پر نہیں۔ یہی ہمیں جہنم کی لعنت و پھٹکار سے بچا کر ہمیں خدا کی جلالی راست بازی عطا کرتا ہے۔

تو بھی اس کی ایک شرط ہے۔ شرط یہ ہے کہ جوں ہی ہم اس مفت تحفے کو قبول کریں ہم خدا کے خاندان کے فرد بن جاتے ہیں۔ اور خاندان کے فرد ہونے کے باعث لازم ہے کہ ہم خاندان کے دوسرے افراد کی طرح زندگی گزارنا شروع کریں۔

> اور اگر ہم فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔
> (رومیوں 8:17)

یہ ایک ناقابلِ یقین استحقاق ہے، لیکن ساتھ ساتھ ہمیں ایک بڑی ذمہ داری بھی دی گئی ہے۔کسی شخص نے کیا ہی عقل مندی سے کہا ہے، "آسمان میں داخل ہونے کے لئے کوئی داخلہ فیس نہیں ہے، یہ مفت ہے۔ لیکن زندگی بھر کی رُکنیت کے لئے سب کچھ دے دینا پڑتا ہے"۔ یہ ذمہ داری کیا ہے؟ وہ فرائض جو خاندان کا فرد پورے کرتا ہے:

- مزید خاندان کی مانند بننا
- خاندان کے نام اور عزت کا خیال رکھنا
- خاندان کی جاگیر اور ملکیت کی تعمیر کرنا
- خاندان کی ذمہ داریوں اور فرائض کو پورا کرنا

اگر ہم ایک دفعہ اس سچائی کو جان لیں تو پھر زندگی کبھی بھی پہلے جیسی نہیں رہے گی۔ محبت اور فضل کا خدا، ہاں وہ خدا جس کی صفات سخاوت اور مہربانی ہیں، ہم میں اپنی صورت کو بڑھا رہا ہے۔ اور وہ یہ سب کچھ اپنا پیار ہمارے دلوں میں انڈیل کے کر رہا ہے۔

ہمارے دلوں میں روح القدس کے باعث، جو ہمیں بخشا گیا ہے۔ (رومیوں 5:5)

خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ اور اب ہمیں یہ عزت حاصل ہے کہ ہم بھی دنیا سے ویسی ہی محبت کریں جیسی کہ وہ کرتا ہے۔

محبت کا مطلب

ہمیں اِس لئے یقین ہے کہ خدا کا پیار حقیقی ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے بیٹے کو بھیج دیا۔ اُس نے ہم سے صرف الفاظ کی حد تک پیار نہیں کیا بلکہ قربانی دینے سے اپنے پیار کا ثبوت دیا ہے۔ اگر کوئی ہم سے یہ کہے کہ وہ ہم سے پیار کرتا ہے تو ہم یقیناً اُس شخص کو یہ چیلنج دے سکتے ہیں، ''اگر تم واقعی مجھے پیار کرتے ہو، تو اِسے ثابت کرو!'' اگر پیار واقعی سچا ہو تو اپنے آپ کو ثابت کرے گا۔

فرض کریں کہ آپ کا ایک پڑوسی ہو جو آپ سے کہے کہ مَیں آپ سے پیار کرتا ہوں، مجھے آپ کی فکر ہے۔ جب بھی آپ اُس سے ملیں وہ کہے، ''مجھے حقیقی معنوں میں آپ سے لگاؤ ہے، مَیں آپ کو بہت پسند کرتا ہوں، مجھے آپ کی فکر ہے۔ مَیں آپ سے پیار کرتا ہوں۔''

تصور کریں کہ ایک دن آپ کو کسی بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔ آپ بیمار ہو جاتے ہیں، آپ کی نوکری جاتی رہتی ہے، آپ کے پاس روپیہ پیسہ نہیں رہتا۔ آپ کا مالکِ مکان آپ کو گھر چھوڑ دینے پر مجبور کرتا ہے۔ ڈاکو آپ کے گھر کو لُوٹ لیتے ہیں، اور آپ سب کچھ کھو بیٹھتے ہیں۔ آپ اپنے اُس پڑوسی سے جو آپ سے بہت محبت جتاتا ہے کیا توقع رکھیں گے؟

آپ یہ توقع رکھیں گے کہ وہ روپیہ پیسہ مہیا کرنے، ڈاکٹر کو بلانے، آپ کو اپنے گھر میں رکھنے اور آپ کی ضروریات کو پورا کرنے سے اپنی محبت کا ثبوت دے گا۔ اگر وہ آپ کے لئے کچھ نہ کرے اور پھر بھی یہ کہے، ''مَیں آپ سے محبت رکھتا ہوں'' تو آپ اُسے یقیناً ریاکار اور جھوٹا کہیں گے جس کی باتیں کھوکھلی اور بے کار ہیں۔

خدا نے دُور سے ہی محبت کا ڈھول نہیں پیٹا بلکہ وہ زمین پر آیا اور ہمیں گناہ اور مایوسی کے گڑھے سے نکال کر ہمارے ساتھ شریک ہو گیا۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو ہمارا اُس پر اُنگلی اُٹھانا درست ہو سکتا تھا اور ہم کہہ سکتے تھے، ''اگر آپ حقیقت میں محبت نہیں رکھتے تو پھر پیار و

محبت کی باتیں مت کرنا۔'' اگر آپ کو اِس محبت کا ثبوت چاہئے تو پیچھے کوہِ کلوری پر نظر کریں اور اُس جاں کنی، کرب اور غم کی حالت کو دیکھیں جو اس محبت کی داستان ہمیں سنا رہی ہے۔

کیا آپ کو لوقا کی اِنجیل کے دسویں باب میں درج نیک سامری کی کہانی یاد ہے؟

> ایک آدمی یروشلیم سے یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ ڈاکوؤں میں گھر گیا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار لئے اور مارا اور ادھموا چھوڑ کر چلے گئے۔

کچھ دیر بعد ایک کاہن اُس راہ سے گزرا۔ وہ مذہبی آدمی تھا۔ وہ بائبل کے اُس حوالے سے واقف تھا جو فرماتا ہے، ''اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ،'' لیکن وہ مصروف تھا اور اُسے جلدی تھی۔ اُس کے پاس وقت ہی نہیں تھا، لہٰذا وہ تیزی سے سڑک کی دوسری طرف سے نکل گیا۔

کچھ دیر کے بعد ایک اَور مذہبی شخص اُدھر آ نکلا۔ شاید اُسے فکر تھی کہ اِس ادھموئے شخص کو چھونے سے ناپاک ہو جائے گا۔ یا کہ بے چارے کے لئے ڈاکٹر کی فیس ادا کرنی پڑے گی۔ چنانچہ وہ بھی تیزی سے اُس کے پاس سے گزر گیا اور اُس کے لئے کچھ نہ کیا۔

پھر ایک تیسرا آدمی وہاں آ پہنچا۔ وہ پہلے دو آدمیوں کی طرح مذہبی نہیں تھا بلکہ ایک بالکل ہی مختلف طبقے اور مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ سامری تھا۔ تاہم اُس کی محبت نہ صرف ذہنی تھی بلکہ دل میں بھی تھی۔

> اُسے اِس حال میں دیکھ کر اُسے ترس آیا اور اُس نے اس کے پاس آ کر اُس کے زخموں کو تیل اور مَے لگا کر باندھا اور اپنے جانور پر سوار کر کے سرائے میں لے گیا اور اُس کی خبر گیری کی۔

یہی سچا پیار ہے۔ اگر خدا آسمان سے ہی اپنے نبیوں اور اُستادوں کے ذریعے ہمیں نصیحت کرتا اور اپنی محبت کے متعلق ہمیں صرف بتاتا ہی رہتا اور مشکل اور مصیبت کے وقت ہمارے پاس سے گزر جاتا اور عملی طور پر کبھی ہماری مدد نہ کرتا تو ہمارے ذہن میں یہ سوال ضرور آتا اور درست آتا کہ کیا وہ واقعی ہم سے پیار کرتا ہے؟

لیکن بائبل ہمیں صاف طور پر بتاتی ہے،

> جو محبت خدا کو ہم سے ہے وہ اِس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا ہے تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندہ رہیں۔ (ا۔یوحنا 9:4)

اِسی سے ہمیں یقین ہے کہ خدا کی محبت حقیقی محبت ہے۔ یہ ہم نہ صرف اِس لئے جانتے ہیں کہ بائبلِ مقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہمیں پیار کرتا ہے بلکہ اِس سے بھی کہ اُس نے یسوع مسیح کو اِس گناہ بھری دنیا میں بھیجا کہ ہمیں بچانے کے لئے صلیب پر چڑھ جائے۔

> ہم نے محبت کو اِسی سے جانا ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی۔ (ا۔یوحنا 16:3)

بے شک اُس کے پیار کا اظہار اُس کی فیاضی سے ہوا۔

آخری امتحان

ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ ہیں؟ یہ ایک بہت ہی اہم سوال ہے۔ بہتیرے مسیحی سمجھتے ہیں کہ میرے ماں باپ مسیحی ہیں، اور مَیں ہر اتوار چرچ جا کر حمد و ثنا کے گیت گاتا ہوں، لہٰذا مَیں نجات یافتہ ہوں۔ حقیقت میں اِن چیزوں میں سے ایک بھی ثابت نہیں کرتی کہ انسان نجات یافتہ ہے، کہ آسمان پر اُس کے لئے کوئی جگہ مخصوص کی گئی ہے۔
بائبلِ مقدّس اِس سوال کے کئی اچھے اور ٹھوس جوابات دیتی ہے، اور ہمیں اِس سلسلے میں مکمل طور پر یقین کی ضرورت ہے کہ ہم نجات یافتہ ہیں اور کہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے۔ ایک بات جو ہمیں یقین دلا سکتی ہے یوحنا رسول کے پہلے خط میں درج ہے،

> ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے، کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے۔ (ا۔یوحنا 14:3)

مسیح کے ہر سچے شاگرد کو یہ بات جاننے کی ضرورت ہے۔ جب آپ نے پہلی دفعہ یسوع مسیح پر بھروسا کیا تو دو باتیں ہوئیں۔

- آپ یسوع مسیح پر ایمان لائے۔
- یسوع مسیح نے آپ کے دل میں اپنا پاک روح ڈالا ۔

نجات پانے کے بعد آپ مُردہ خالی برتن نہ رہے بلکہ یسوع مسیح نے آپ کو معمور کر دیا۔ اُس نے کس چیز سے آپ کو معمور کیا؟ آئیں دیکھیں رومیوں 5:5،

> کیونکہ روح القدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔

پاک روح جو سچے ایمان دار کے اندر رہتا ہے ہمارے لئے بہت سے کام کرتا ہے۔ سب سے بڑھ کر وہ ہمیں پاک بنانا شروع کرتا ہے۔ وہ ہمارے اندر یسوع مسیح کی زندگی کو لاتا ہے اور آہستہ آہستہ ہمیں یسوع کی صورت پر ڈھالتا ہے۔ اور اِس دوران وہ ہم میں محبت پیدا کرتا ہے۔

جب روح القدس ہم میں بستا ہے تو وہ کس طرح کا پھل لاتا ہے؟ روح کا پھل محبت ہے (گلتیوں 22:5)۔ اور یہ محبت ہمیں یقین دلاتی ہے کہ ہمیں نجات ملی ہے (دیکھئے ا۔یوحنا 14:3)۔ اگر محبت نہ ہو تو نجات پانے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتی۔

حقیقی پیار

یہ پیار کیسا ہو گا؟ ہم اِس سوال کا جواب پہلے ہی دے چکے ہیں۔ یوحنا رسول بھی اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔

> ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعے سے بھی محبت کریں۔
> (ا۔یوحنا 18:3)

پیار اُسی وقت اصلی اور حقیقی ہوتا ہے جب عملی طور پر اُس کا اظہار ہو، جب فیاضی سے دیا جائے اور عملی مدد کی جائے۔ یہی سچے مسیحی کا امتیازی نشان ہوتا ہے۔ سچا مسیحی پیار کرتا، مدد کرتا، آرام پہنچاتا، ہمت بندھاتا اور مالی مدد کرتا ہے۔

3

فیاضی کی عظمت

خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا دو ہزار سال پہلے پنتکست کے دن پیدا ہوئی۔ اُسی دن، جیسے کہ رسولوں کے اعمال میں درج ہے، 120 لوگوں کی جماعت جس میں رسول اور شاگرد شامل تھے یروشلیم کے ایک بالاخانے میں جمع تھے کہ اچانک زور کی آندھی کی آواز سنائی دی اُنہیں شعلے کی لوئیں جیسی نظر آئیں جو الگ الگ ہو کر اُن میں سے ہر ایک پر اُتر کر ٹھہر گئیں۔

> اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی۔ (اعمال 2:4)

اُسی دن سے یسوع کے پیچھے چلنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ پطرس اُس بڑے مجمع کے سامنے جو وہاں جمع تھا کھڑا ہوا اور بلند آواز سے اِنجیل کی منادی کرنے لگا۔ اُسی وقت تین ہزار افراد نے ایمان لا کر بپتسمہ لیا۔ اب شاگرد برادری کی صورت اختیار کر گئے۔

ابتدائی کلیسیا کس قسم کی برادری تھی؟ ہم اپنی کلیسیاؤں کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ ابتدائی کلیسیا کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ وہ کلیسیا تو سراسر مختلف تھی۔ ہمیں بائبل کی کلیسیا سے بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ وقت اور رسم و رواج کے لحاظ سے یسوع کی تعلیمات سے بہت قریب تھی۔

اعمال 2: 42-47 میں ابتدائی کلیسیا کن کن باتوں پر عمل کرتی تھی؟

- وہ رسولوں کی تعلیمات کے ساتھ لپٹ گئے۔ اُن کے اندر یسوع اور اُس کی تعلیم کے متعلق سیکھنے کی تڑپ تھی۔ ان کے نزدیک اہم بات یہ تھی کہ ہم کس طرح مسیح کے تابع رہ کر خدا کو پسندیدہ زندگی گزار سکیں۔ یہی کچھ سچی کلیسیا کی پہچان ہے۔
- وہ بڑے جوش سے رفاقت رکھتے، روٹی توڑتے اور دعا کرتے تھے۔ یعنی وہ بڑے دعا گو تھے اور ایک دوسرے کی رفاقت سے خوش ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے گھروں میں روٹی توڑ کر اور خوشی اور سادہ دِلی سے کھا کر یسوع کی موت کو یاد کرتے تھے۔
- یہ ایک دوسرے کی فکر کرنے والی برادری تھی جو ایک دوسرے کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار عملی طریقوں سے کرتی تھی۔

> سب ایمان دار ایک جگہ اکٹھے ہوتے تھے اور اُن کی سب چیزیں مشترکہ تھیں، اپنی جائیدادیں اور مال و اسباب بیچ بیچ کر ہر ایک کی ضرورت کے مطابق بانٹ دیا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص ضرورت مند ہوتا تو دوسرے ایمان دار اپنی چیزیں بیچ کر اُس کی ضرورت کو پورا کرتے تھے۔ یہ برادری جانتی اور مانتی تھی کہ ایک دوسرے کی مدد کس طرح سے کرنی ہے۔

اس کے بعد ہم پڑھتے ہیں،

> اُن میں کوئی بھی محتاج نہیں تھا اِس لئے کہ جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالک تھے اُن کو بیچ بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے اور رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے۔ پھر ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا۔
> (اعمال 4:34-35)

جو کچھ ہم آج کلیسیا میں دیکھتے ہیں وہ اِس ابتدائی کلیسیا سے بہت مختلف ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ ہم ہمیشہ یہ نمونہ اپنے سامنے رکھیں۔ ہم بائبلِ مقدّس تو اِسی لئے پڑھتے ہیں کہ جان

سکیں کہ کس طرح مزید خدا ترس اور مسیح کی مانند بن سکیں۔ کلام میں ابتدائی کلیسیا کے بارے میں کئی ایک زبردست نمونے درج ہیں جن پر ہم عمل کر سکتے ہیں۔

دینے میں بلوغت کا اظہار

جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ دوسروں سے اپنی ضرورت کی ہر چیز مثلاً دودھ، کپڑے، توجہ اور نگہداشت حاصل کرتا ہے۔ وہ بے بس ہوتا ہے، اور اِس بے بسی کا اظہار اِس سے ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے صرف مل سکتا ہے، کچھ دے نہیں سکتا۔ لیکن جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے آہستہ آہستہ خود کھانا سیکھتا ہے۔ وہ پہلے گھٹنوں کے بل چلنا، پھر پاؤں سے چلنا اور خود کپڑے پہننا سیکھتا ہے۔ اب اُسے مزید یہ ضرورت نہیں رہتی کہ ہر چیز اپنے والدین سے ہی ملے۔ وہ اپنے آپ بھی کچھ کرنا سیکھ جاتا ہے۔

لیکن اس کے بعد بچے کی زندگی میں ایک اَور مرحلہ آتا ہے۔ اب اُسے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ وہ بڑا ہو گیا ہے۔ اب سے دوسروں کی مدد کرنا، ضرورت مندوں اور کمزوروں کو کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں مہیا کرنا اُسی کا فرض بنتا ہے۔ جو بچہ ہمیشہ دوسروں سے کچھ وصول کرنے کی توقع کرے اور کبھی کسی کو کچھ نہ دے وہ غیر ذمہ دار، خود غرض اور نابالغ ہے۔ کمزوروں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی ذمہ داری قبول کرنا بلوغت کی علامات ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بچہ جوان ہو گیا ہے۔

یہ بات ایمان داروں اور کلیسیا پر بھی صادق آتی ہے۔ جب ہم مسیح یسوع میں بچے ہوتے ہیں، یعنی روحانی بچے جو یسوع کے پیچھے چلنا سیکھ رہے ہوتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں ضرورت ہوتی ہے کہ بائبلِ مقدّس کے مستند اُستاد ہمیں کلام سکھائیں۔ ایمان میں بڑھنے کے لئے ہمیں کلیسیا کے بزرگوں کی ہدایت و نصیحت کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن جوں ہی ہم مسیح میں کچھ بالغ ہو جائیں تو ہمیں اپنے آپ کو خود کھلانا اور اپنی فکر خود کرنا چاہئے۔ اور پھر جب ہم کافی حد تک روحانی طور پر مضبوط ہو جائیں تو ہمیں دوسروں کو وہ کچھ دینا چاہئے جو ہم دوسروں سے حاصل کر چکے ہیں۔ بالغ مسیحیوں کو اِس قابل ہونا

چاہئے کہ وہ نہ صرف بائبل کا مطالعہ کر سکیں بلکہ آوروں کو بھی سکھا سکیں۔ بالغ مسیحیوں کو نہ صرف اپنی ہی خاندانی اور کلیسیائی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہونا چاہئے بلکہ اُنہیں اِس قابل بھی ہونا چاہئے کہ اُن کی فکر کریں جو اُن سے زیادہ ضرورت مند ہوں۔

دینے کی عزت

فیاضی نہ صرف بلوغت کی علامت ہے بلکہ یہ روحانی عزت کا نشان بھی ہے۔ پہلی صدی کی فیاض ترین کلیسیاؤں میں سے ایک کلیسیا فلپی کی کلیسیا تھی۔ پولس رسول نے اُن کی فیاضی سے بڑی برکت پائی۔ کُرِنتھس کی کلیسیا کو خط لکھتے ہوئے اُس نے فلپی کی کلیسیا کے بارے میں لکھا،

> اب اے بھائیو! ہم تم کو خدا کے اُس فضل کی خبر دیتے ہیں جو مکدنیہ کی کلیسیاؤں [جن میں ایک فلپی کی کلیسیا ہے] پر ہوا ہے کہ مصیبت کی بڑی آزمائش میں اُن کی بڑی خوشی اور سخت غریبی نے اُن کی سخاوت کی حد سے زیادہ کر دیا۔ اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اُنھوں نے مقدور کے موافق بلکہ مقدور سے بھی زیادہ اپنی خوشی سے دیا اور اِس خیرات اور مقدّسوں کی خدمت کی شراکت کی بابت ہم سے بڑی منت کے ساتھ درخواست کی۔ (۲۔کُرِنتھیوں 8: 1-4)

فلپّیوں نے نہ صرف یہ سیکھا تھا کہ دینا بلوغت کا نشان ہے بلکہ یہ بھی کہ دوسروں کی مدد کرنا عزت والی بات ہے۔ وہ اب دوسروں سے مانگنے والے بھکاری نہ رہے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرنا اُن کے لئے عزت اور استحقاق کا باعث تھا۔

گناہ گار ہوتے ہوئے ہم بے بس ہیں، ہمیں خدا کی فیاضی کی ضرورت ہے۔ ہم سچ مچ فقیر ہیں، ہمیں اُس کے فضل اور رحم کی بھیک مانگنے کی ضرورت ہے۔ لیکن نجات پانے پر ہم پر وہ کچھ صادق آتی ہے جو پولس رسول فرماتا ہے،

> اور تم ہر چیز کو افراط سے پاکر سب طرح کی سخاوت کروگے جو ہمارے وسیلہ سے خدا کی شکر گزاری کا باعث ہوتی ہے۔ (۲۔کُرِنتھیوں 9:11)

ہمیشہ دوسروں کی فیاضی پر بھروسا کرنا شرم ناک بات ہے۔ آیئے ہم اُن لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری اُٹھائیں جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہیں۔ فیاضی سے دوسروں کی ضروریات کو پورا کرنا عزت اور عظمت کا باعث بھی ہے اور روحانی بلوغت کا نشان بھی۔

بارہ وجوہات کہ آپ کیوں دیں

1 خدا فیاض ہے، اور وہ آپ کو اُس کی مانند بننے کے لئے بلاتا ہے:

> پس عزیز فرزندوں کی طرح خدا کی مانند بنو۔ اور محبت سے چلو۔ جیسے مسیح نے تم سے محبت کی اور ہمارے واسطے اپنے آپ کو خوش بو کی مانند خدا کی نذر کر کے قربان کیا۔ (اِفسیوں 5:1-2)

2 یسوع مسیح فیاضی کا حکم دیتے ہیں:

> جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے منہ نہ موڑ۔ (متی 5:42)

3 فیاضی ہی آپ کی محبت کی سچائی کو ثابت کرتی ہے:

> جس کسی کے پاس دنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خدا کی محبت کیوں کر قائم رہ سکتی ہے۔ (ا۔یوحنا 3:17)

4 دنیا عزت و عظمت کی علامت ہے:

> اُنہوں [مکدنیہ کی کلیسیاؤں] نے مقدور کے موافق بلکہ مقدور سے بھی زیادہ اپنی خوشی سے دیا۔ اور اِس خیرات اور مقدّسوں کی خدمت۔۔۔کی۔ (ا۔یوحنا 3:17)

5 اگر آپ دیں تو حاصل بھی کریں گے:

> دیا کرو تمہیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر
> اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہارے پلے میں ڈالیں گے۔
> (لوقا 38:6)

6 اِس طرح آپ آسمان پر خزانہ جمع کریں گے:

> اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ . . بلکہ اپنے لئے
> آسمان پر مال جمع کرو۔ (متی 19:6-20)

7 اِس سے برکت پائی جاتی ہے:

> دینا لینے سے مبارک ہے۔ (اعمال 35:20)

8 دینے سے ہی آپ ضرورت کے وقت دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں:

> اور جو ایمان لائے تھے وہ سب ایک جگہ رہتے تھے اور
> سب چیزوں میں شریک تھے اور اپنا مال و اسباب بیچ بیچ
> کر ہر ایک کی ضرورت کے موافق سب کو بانٹ دیا کرتے
> تھے۔ (اعمال 44:2-45)

9 بہت سے غریب لوگوں کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے:

> اور صرف یہ کہا کہ غریبوں کو یاد رکھنا۔ (گلتیوں 10:2)

10 مسیح کی کلیسیا کو خدا کے لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے:

> پس شاگردوں نے تجویز کی کہ اپنے اپنے مقدور
> کے موافق یہودیہ میں رہنے والے بھائیوں کی خدمت
> کے لئے کچھ بھیجیں۔ (اعمال 29:11)

11 مسیحی خادموں کو خدا کے لوگوں کی مالی مدد کی ضرورت ہے:

> تمہارے سوا کسی کلیسیا نے لینے دینے کے معاملہ میں
> میری مدد نہ کی، چنانچہ تھسلُنیکے میں بھی میری احتیاج رفع
> کرنے کے لئے تم نے ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ کچھ
> بھیجا تھا۔ (فلپّیوں 4:15-16)

12 اِس سے لوگ شکر گزار ہو کر ہمارے لئے دعا کریں گے:

> وہ خدا کی تمجید کرتے ہیں کہ تم مسیح کی خوش خبری کا اقرار
> کر کے اُس پر تابع داری سے عمل کرتے ہو اور ان کی اور
> سب لوگوں کی مدد کرنے میں سخاوت کرتے ہو۔
> (۲۔کُرِنتھیوں 9:13-14)

4

صحیح چناؤ کی ضرورت

فیصلہ کرنا ہماری روزمرہ زندگی کا سب سے بنیادی عنصر ہے۔ زندگی فیصلوں سے بنتی ہے۔ کچھ فیصلے بہت معمولی ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو ہماری زندگیوں کا رُخ پلٹ سکتے ہیں۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کیا کھائیں؟ کہاں جائیں؟ کس سے ملیں؟ کیا کریں؟ زندگی کے کچھ بہت بڑے فیصلوں کے متعلق ہم بہت زیادہ سوچتے ہیں جبکہ بعض فیصلے کرنے سے پہلے ہم نہ ختم ہونے والی بحث اور دلیلوں میں پڑے رہتے ہیں۔ فیصلوں سے ہم وہ لوگ بن جاتے ہیں جو ہم ہیں۔

بہت سال پہلے ہماری آبائی ماں حوا کو باغِ عدن میں ایک فیصلے کا سامنا کرنا پڑا۔ سانپ نے اُس کے سامنے پھل کھانے یا نہ کھانے کا فیصلہ پیش کیا۔ یہ ایک چھوٹا سا فیصلہ لگتا تھا۔ خدا نے اُسے ایک بات کے سوا مکمل آزادی دی تھی۔ بات یہ تھی کہ "جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُسکے پھل کو تم نہ کھانا" (پیدائش 3:3)۔

لیکن سانپ نے کہا، "جس دن تم اِسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔" یہ فیصلہ معمولی سا اور اس کا اجر دل کش سا لگتا تھا۔ پس وہ کیا کرے؟ اُسے فیصلہ کرنا تھا۔ ہم سب کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ہم اپنے فیصلوں کے نتیجے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بالکل اُسی طرح جس طرح کہ حوا اور آدم اُس دن اس غلط فیصلے کی وجہ سے بدی کو اِس دنیا میں لانے کے ذمہ دار ٹھہرے۔ ہمارے فیصلوں کے نتیجے بھی بہت بُرے اور خطرناک ہو سکتے ہیں۔

اِس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اب ہم کچھ ایسے فیصلوں پر غور کریں گے جن سے ہم وہ لوگ بن گئے جو ہم ہیں۔ زندگی کے یہ بڑے فیصلے ہمارے مال و دولت اور ہماری خوبیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ ہماری زندگیوں کے علاوہ دوسروں کی زندگیوں پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔ آدم اور حوا نے ایسے طرزِ زندگی کا چناؤ کیا جو ساری انسانی تاریخ پر اثر انداز ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ اچھے فیصلوں کا چناؤ ہمیشہ آسان نہ ہو۔ لیکن یہ بات کتنی ضروری ہے کہ ہم اچھے فیصلے کرنا سیکھ لیں۔

ہم خود غرض ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہیں

آدم اور حوا کی باغِ عدن میں کی گئی غلطی کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اُن کے بیٹے قائن نے اپنی زندگی کے بڑے فیصلوں میں سے ایک کا چناؤ کیا، اور یہ کیسی بڑی غلطی تھی! قائن لاپروائی سے خدا کے لئے پھلوں کا نذرانہ لایا۔ جب خدا نے اُس کے پھلوں کے ہدیئے کو رد کرتے ہوئے اُس کے بھائی ہابل کے جانور کے ہدیئے کو قبول کیا تو قائن کے خود غرض دل میں حسد پیدا ہوا۔ حسد ایک بہت بڑی بُرائی ہے جو آج بھی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ حسد نے قائن کو اندر سے اس حد تک برباد کر دیا کہ اُس نے اپنے بھائی کو کھیت میں پکڑ کر قتل کر دیا۔

قائن کے حسد کی وجہ کیا تھی؟ پہلی تو یہ کہ وہ خدا کے لئے بڑا معمولی سا نذرانہ لایا تھا، کیونکہ وہ اپنی بہترین چیزیں خدا کو دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس کے مقابلے میں اُس کے بھائی کا نذرانہ کتنا مختلف تھا جس نے بڑے کھُلے دل کا ثبوت دیتے ہوئے بڑی فیاضی کے ساتھ اپنا وہ بہترین مال خدا کی نذر کر دیا۔ تب خدا نے قائن کو رد کر دیا۔ رد کئے جانے کی وجہ سے قائن میں حسد پیدا ہوا جس کے نتیجے میں اُس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔

تب خدا نے پوچھا، ''تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟''

اُس نے جواب دیا، ''مجھے معلوم نہیں. . . کیا مَیں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟'' (پیدائش 4:9)

اِس کا جواب ہے کہ جی ہاں، آپ اپنے بھائی کے محافظ ہیں۔ جو کہے کہ مَیں اپنے بھائی کی بہبودی کا ذمہ دار نہیں ہوں وہ اپنی خود غرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ یسوع نے کہا، ''ایک دوسرے سے محبت رکھو،'' کیونکہ اُس کے شاگرد ہوتے ہوئے ہم ایک دوسرے کے ذمہ دار ہیں۔

قائن نے ایک بُری چیز کا چناؤ کیا جس کی بنیاد کمزور سوچ تھی۔ اُس کے خیال کے مطابق وہ ذمہ دار نہیں تھا، حالانکہ خدا کے سامنے وہ اِس معاملے میں پورے طور پر ذمہ دار تھا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہم سچ مچ ایک دوسرے کے ذمہ دار ہیں۔

بائبل میں بہت دفعہ قائن کی سی خود غرضی اور لالچ لوگوں کے دلوں میں نظر آتا ہے۔ اضحاق کا بیٹا عیسو خود غرض اور لالچی آدمی کی ایک اَور مثال ہے۔ ایک دن جب وہ کھیت سے آیا تو اُس کا بھائی یعقوب سرخ دال پکا رہا تھا۔ چونکہ عیسو بھوکا تھا اِس لئے اُس نے اُس سے کہا کہ وہ سرخ میں سے اُسے کچھ دے،

> یہ جو لال لال ہے مجھے کھلا دے کیونکہ مَیں بے دَم ہو رہا ہوں۔
> (پیدائش 30:25)

یعقوب چالاک آدمی تھا۔ اُس نے اپنے بھائی کے پہلوٹھے ہونے کی برکت کو دھوکے سے لے لینے کا منصوبہ بنایا۔ اُس نے کہا، ''پہلے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق مجھے دے۔'' یوں عیسو نے صرف پیٹ بھرنے کی خاطر اپنے پہلوٹھے ہونے کی برکت کو گنوا دیا۔ یہ کیسی خود غرضی اور نکمے لالچ کی تصویر ہے۔ یہ ایک بُرا چناؤ تھا۔

ہم سب نے بھی اکثر ایسا ہی کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں، ''جو مَیں چاہتا ہوں مجھے دو بلکہ ابھی دو۔'' یوں ہم دوسروں کی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنی برکت کو بھلاتے ہوئے اپنی خواہش اور ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سب کچھ گنوا دیتے ہیں۔

ہم لالچی ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہیں

جب بھی ہم کسی ایسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں جو کسی دوسرے کی ملکیت ہو تو ہم دسویں حکم کو توڑتے ہیں۔

> تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تواپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا۔ اور نہ اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی چیز کا لالچ کرنا۔

پولس رسول فرماتے ہیں کہ لالچ زنا کاری کے برابر ہے،

> اور جیسا کہ مقدسوں کو مناسب ہے تم میں حرام کاری اورکسی طرح کی ناپاکی یا لالچ کا ذکر تک نہ ہو۔ (اِفسیوں 5:3)

یہ کوئی چھوٹا گناہ نہیں کہ انسان اُن چیزوں کی خواہش کرے جو دوسروں کی ملکیت ہوں۔ یعقوب فرماتا ہے کہ لالچ سب گناہوں میں سب سے زیادہ مکروہ اور خطرناک گناہ ہے۔ کیونکہ یہ بہت زیادہ بڑے اور نقصان دہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔

> تم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے؟ کیا اُن خواہشوں سے نہیں جو تمہارے اعضا میں فساد کرتی ہیں۔ تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔ خون اور حسد کرتے ہو اور حاصل نہیں کر سکتے۔ (یعقوب 4:1-2)

ہمارے معاشرے کی بہت سی بُرائیوں کی جڑ لالچ ہی ہے، یعنی یہ خواہش کہ جو کچھ میرا نہیں وہ مل جائے۔ ”مَیں یہ چیز حاصل کرنا چاہتا ہوں، ہاں مَیں ضرور اِسے حاصل کروں گا۔“ اِس خواہش سے خبردار رہیں۔ یہ خواہش قتل اور جنگ کی طرف بھی لے جا سکتی ہے، بلکہ کئی دفعہ لے بھی گئی ہے۔ لالچ کا فیصلہ نہایت بُرا فیصلہ ہے۔

ہم پیسوں کے پجاری ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہیں

یسوع نے ایک کسان کے بارے ایک کہانی سنائی جو بیج بونے نکلا۔ اُس نے اِدھر اُدھر بیج بکھیرا اور بیج مختلف قسم کی زمین پر گرا۔ کچھ بیج راہ کے کنارے گرا تو پرندوں نے اُسے چُگ لیا۔ کچھ پتھریلی زمین پر گرا تو اُسے جڑ پکڑنے کے لئے مٹی نہ مل سکی۔ لٰہذا وہ سوکھ کر مر گیا۔ کچھ بیج جھاڑیوں میں گرا تو جب جھاڑیاں گندم کے ساتھ ساتھ بڑھیں تو اُنہوں نے اِسے دبا لیا۔

> اور جو جھاڑیوں پر گرا اُس سے وہ لوگ مراد ہیں جو کلام کو سنتے تو ہیں لیکن اِس زندگی کی فکروں اور دولت اور عیش و عشرت میں پھنس جاتے ہیں اور اُن کا پھل پکتا نہیں۔ (لوقا 8:14)

دولت کی پوجا نے مسیح یسوع کے بہت سے پُرجوش پیروکاروں کی زندگی کو تباہ کر دیا ہے۔ ہمارے دور میں مادی اشیاء اور مال و دولت تک رسائی اتنی عام ہے کہ لوگ دنیاوی خوش حالی کو انسان کا حق سمجھتے ہیں۔ اشتہارات اور دکانوں کی پُرکشش اشیاء وعدہ کرتی ہیں کہ دولت اور سہولت آپ کی پہنچ میں ہے۔

یہ کوئی حیران کن بات نہیں کہ مادی خوش حالی بہت سے لوگوں کی سب سے بڑی خواہش اور مقصد بن چکی ہے۔ بے شک بائبلِ مقدّس یہ تعلیم نہیں دیتی کہ غربت کوئی اچھی چیز ہے۔ یسوع نے بڑے صاف الفاظ میں یہ تعلیم دی کہ خوراک اور لباس زندگی گزارنے کی مناسب اور ضروری چیزیں بلکہ انسان کا حق ہیں:

> تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُم اِن سب چیزوں کے محتاج ہو۔ (متی 6:32)

لیکن دولت اور مادی چیزوں کی محبت، امیر ہونے اور زیادہ سے زیادہ مادی چیزیں حاصل کرنے کی خواہش ایک ایسی لعنت ہے جس نے بہت سے لوگوں کے ایمان کو تباہ کر دیا ہے۔ بہت سے لوگوں نے دولت کا حصول اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے۔

> لیکن جو دولت مند ہونا چاہتے ہیں وہ ایسی آزمائش اور پھندے اور بہت سی بے ہودہ اور نقصان پہنچانے والی خواہشوں میں پھنسے ہیں جو آدمیوں کو تباہی اور ہلاکت کے دریا میں غرق کر دیتی ہیں، کیونکہ زر کی دوستی ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے۔ (1۔ تیمتھیس 6:9-10)

بائبل ہمیں کئی جگہوں پر اِس طرح کی باتوں سے خبردار کرتی ہے۔

ہم مقروض ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہیں

پاکستان میں کم ہی خاندان مقروض نہیں ہوتے۔ قرض لینا کسی حد تک ضروری بھی ہے اور قابلِ قبول بھی۔ زندگی کے دباؤ اور ضروریات ہر ایک شخص سے مختلف موقعوں مثلاً بیاہ شادی، زمین خریدنا، گھر کی تعمیر، تعلیم حاصل کرنا یا کسی فوری ضرورت کے پیشِ نظر قرض کا تقاضا کرتی ہیں۔ اور لوگ جہاں سے بھی رقم حاصل کر سکیں کرتے ہیں۔ ہمیں اُن لوگوں کے لئے خدا کا شکرادا کرنا چاہیئے جو ضرورت کے وقت اپنا روپیہ پیسہ اُدھار دینے کے لئے رضامند ہوتے ہیں۔

تاہم بائبل مقروض ہونے کے سلسلے میں ہمیں صاف طور پر خبردار کرتی ہے۔ یاد رہے کہ نرم نرم بالوں والا شیر کا بچہ جو بہت حلیم اور کھیل تماشوں والا دکھائی دیتا ہے، وہ ایسا نہیں رہتا۔ شیر کا بچہ جوان ہو کر اپنے پنجوں کو تیز کرتا ہے، اور اگر اُسے قابو میں نہ رکھا جائے تو وہ ہمیں پھاڑنے لگتا ہے۔ لگاتار مقروض رہنے والے شخص کی حالت بھی ایسی ہو سکتی ہے۔ تھوڑے عرصے کے لئے ضروریات پوری کرنے کے لئے قرضہ خدا کو منظور ہے، لیکن لمبے عرصے تک قرض دار رہنا ناقابلِ قبول ہے۔ آخر کار یہ لعنت بھی بن جاتا ہے۔

- پرانے عہدنامے میں موسیٰ کی شریعت کے مطابق بنی اسرائیل کے لئے لازم تھا کہ وہ ہر سات سال کے بعد ہر طرح کے قرضے سے چھٹکارا پائیں (استثنا 15)۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنے لوگوں کو اُدھار لینے یا مقروض ہونے کی اجازت تو دی لیکن ایک محدود مدت کے لئے۔ اس کے بعد لازم تھا کہ ہر قسم کا قرضہ ختم کیا جائے اور ہر کسی کو قرض سے آزاد کیا جائے۔ اِس طرح سے خدا نے ایک قانون بنا کر اعلان کیا کہ قرض تو لیا جائے لیکن وقتی ضرورت کے لئے، ہمیشہ کے لئے نہیں۔
- ہم اپنے وعدوں کی پاس داری کے پابند ہیں۔ اگر آپ نے رقم اُدھار لی ہے اور اُسے واپس دینے کا وعدہ کیا ہے تو لازم ہے کہ آپ اپنے الفاظ پر قائم رہیں۔ قرض دار کو اُس وقت تک غیر ضروری چیزیں خریدنے سے پرہیز کرنا چاہیئے جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کر دے۔
- پولس رسول نے فرمایا،

> آپس کی محبت کے سوا کسی چیز میں کسی کے قرض دار نہ ہو۔
> (رومیوں 8:13)

کیا آپ کو کوئی قرض ادا کرنا ہے؟ کیا آپ نے روپے پیسے یا کوئی اَور چیز اِس شرط پر اُدھار کے طور پر لیا ہے کہ مَیں یہ پیسہ یا چیز واپس دوں گے؟ اگر آپ نے کسی ضرورت کے تحت اِس بات کا فیصلہ کیا ہو تو خدا کے سامنے اِس پر دھیان دیں کہ آپ اپنا وعدہ پورا کریں اور جو کچھ آپ نے لیا ہے اُسے واپس کریں۔

ہم فیاض ہونے کا فیصلہ کر سکتے ہیں

جب مَیں یونس سے پہلی دفعہ ملا تو وہ ایک بہت امیر شخص تھا۔ ہماری ملاقات کی وجہ یہ تھی کہ وہ بہت مال دار تھا اور مرنے سے پہلے اپنی دولت صحیح طریقے سے خرچ کرنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنی دولت اپنے اُن عزیزوں کے لئے چھوڑے جو اُسے صحیح طور سے خرچ نہ کریں اور یوں اُسے ایک بڑی برکت سے محروم رکھیں۔

اِس خیال کے تحت اُس نے اپنی دولت ایسے لوگوں کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا جو اُس پیسے سے اِنجیلِ مقدّس خرید کر لوگوں میں تقسیم کریں تاکہ وہ یسوع مسیح کو جانیں اور نجات پائیں۔ اگلے کئی سالوں میں اُس نے لاکھوں روپے خدا کے کلام کے ضرورت مندوں تک پہنچانے کے لئے دیئے۔ آخرکار یونس مر گیا۔ یقیناً آسمان پر اس کے لئے بڑا اجر تھا۔ اُس نے فیاض ہونے کا انتخاب کیا تھا۔

لیکن جو لوگ فیاض ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں وہ ہمیشہ امیر نہیں ہوتے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ اکثر اس کے اُلٹ ہوتا ہے۔ مجھے اُس بوڑھے دوست کا خیال آتا ہے جس نے حال ہی میں مجھے لکھا، ”مَیں لمبے عرصے تک رقم نہ بھیج سکا، کیونکہ میرے پاس پیسے بہت کم ہیں۔ مَیں نے اپنے پیسوں میں سے چالیس فی صد خدا کے کام کے لئے دے دیا ہے۔“ خدا ان لوگوں کی فیاضی کو عزیز رکھتا ہے، جن کے پاس تھوڑا ہے لیکن جنہوں نے پھر بھی فیاضی کا طرزِ زندگی اپنا لیا ہے۔

خدا نے ہمیں فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی ہے۔ ہم خود زندگی کا رُخ مقرر کر سکتے ہیں۔ اِس سے اُس نے ہمیں عظیم کام کرنے کا کتنا اچھا موقع عطا کیا ہے!

خدا کے فضل کے باعث ہم زندگی میں ایسے فیصلے کرنے کے قابل ہوتے ہیں جو ہمیں مسیح کی صورت پر ڈھالتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں نکمے فیصلے کرنے سے دُور رہنے کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم حقیقی خوش خبری کی طرف بڑھیں، لازم ہے کہ ہم اُن بہانوں پر غور کریں جو لوگ بنا کر اپنے آپ کو وہ کچھ بننے سے دُور رکھتے ہیں جو ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔

5

بہانے بنانا

خداوند یسوع انسانی فطرت کی کمزوریوں سے واقف تھا۔ اُسے علم تھا کہ لوگ جب کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو کتنی جلدی سے بہانے بنا لیتے ہیں۔ اُس نے ایک شخص کی کہانی سنائی جس نے بڑی ضیافت کا انتظام کیا اور لوگوں کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دی۔

> ایک نے کہا، ''مَیں نے کھیت خریدا ہے اور ضرور ہے کہ مَیں جا کر اُسے دیکھوں۔''
> دوسرے نے کہا، ''مَیں نے پانچ جوڑی بیل خریدے ہیں اور اُنہیں آزمانے جاتا ہوں، میں تیری منت کرتا ہوں مجھے معذور رکھ۔''
> تیسرے نے کہا، ''میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے، لہٰذا میں نہیں آ سکتا۔''
> (لوقا 14:16-24)

یہ سب کے سب فضول بہانے ہیں، اور یسوع خبردار کرتا ہے کہ اُن لوگوں کے لئے واپس آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے جو اُس برکت کو قبول نہیں کرتے جو خدا نے اُن کے لئے تیار کی ہے۔

فلپی میں نئے عہد نامے کی کلیسیا امیر کلیسیا نہیں تھی۔ ۲۔کُرنتھیوں 2:8 میں پولس رسول اُس کی تنگ دستی اور غربت کا حال بیان کرتا ہے۔ لیکن وہ کلیسیا اپنے وقار اور عظمت کا

خیال رکھنے والی کلیسیا تھی۔ وہ کلیسیا فیاض برادری بن گئی تھی، ایسے لوگ جو نہ صرف پولس کو بلکہ دوسرے ضرورت مندوں کو بھی جہاں تک ممکن تھا دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اُنہوں نے یہ نہ کہا کہ ہم غربت کے باعث دے نہیں سکتے۔

لیکن کُرِنتھس کی کلیسیا ایسی نہیں تھی۔ وہ تو فلپی کی کلیسیا کے بالکل اُلٹ تھی۔ اُنہوں نے پولس کو ہر طرح کے بہانے سے یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہمیں خدا کے کام کے لئے پیسے دینے کی ضرورت نہیں۔ پولس کُرِنتھیوں کے نام خط میں اُن کے ہر ایک عذر کا باری باری جواب دیتا ہے۔ آئیں دیکھیں کہ کیا کوئی مناسب وجہ ہے کہ ہم اپنی چیزیں اور روپیہ پیسہ دوسروں کی مدد کے لئے نہ دیں۔

مَیں تو دے ہی نہیں سکتا، مَیں بہت غریب ہوں۔

ایسا لگتا ہے کہ کُرِنتھس کی کلیسیا نے پولس کو یہ بتایا تھا کہ وہ اتنے غریب ہیں کہ اپنا روپیہ پیسہ نہیں دے سکتے۔ لہٰذا پولس نے اُنہیں ایک اَور کلیسیا کے بارے میں بتایا جو غریب تھی یعنی فلپی کی کلیسیا۔ فلپی کے مسیحیوں نے اپنی غربت کے باوجود "مقدور کے موافق بلکہ مقدور سے بھی زیادہ دیا" (۲۔کُرِنتھیوں 8:3)۔ اِس قسم کے روپے سے خدا جلال پاتا ہے۔

فلپّیوں نے ثابت کیا کہ وہ حقیقت میں غریب نہیں تھے۔ گو اُن کے پاس بہت زیادہ دولت تو نہیں تھی تو بھی وہ فیاضی کے معاملے میں امیر تھے۔ وہ سچی برکت کے بھیدوں میں سے ایک بھید کو پا چکے تھے۔ اُنہوں نے پہلے اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کیا (۲۔کُرِنتھیوں 8:5)، اور پھر اُنہیں پتا چلا کہ دوسروں کی مدد کے لئے اپنا روپیہ پیسہ دینے سے بہت بڑی عزت ملتی ہے۔

بے شک اُنہیں خداوند یسوع کی یہ تعلیم یاد تھی۔ ایک دن خداوند اپنے شاگردوں کے ساتھ ہیکل میں تھا تو وہ لوگوں کو اپنے نذرانے ہیکل کے خزانے میں ڈالتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ دولت مند لوگ آ رہے تھے اور ہدیئے کے بکس میں اپنے ہدیئے نذرانے ڈال رہے تھے۔ پھر

اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بیوہ نے آ کر دو چھوٹے چھوٹے سکے چندے کے بکس میں ڈالے۔ تب یسوع نے کہا،

> مَیں تم سے سچ کہتا ہوں، اِس کنگال بیوہ نے سب سے زیادہ ڈالا۔ کیونکہ اُن سب نے تو اپنے مال کی بہتات سے نذر کا چندہ ڈالا مگر اس نے اپنی ناداری کی حالت میں جتنی روزی اُس کے پاس تھی سب ڈال دی۔ (لوقا 21:1-4)

خدا دل پر نگاہ کرتا ہے، اُسے ہماری صحیح روحانی حالت نظر آتی ہے۔ خدا نہ تو اُن کی عدالت کرتا ہے جو اُسے تھوڑا دیتے ہیں اور نہ ہی وہ اُن کی تعریف کرتا ہے جو بہت زیادہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ اِس بات کی توقع کرتا ہے کہ جو کچھ ہم دے سکتے ہیں ضرور دیں۔
کوئی بھی شخص اتنا غریب نہیں ہوتا کہ فیاض نہ ہو سکے۔ بائبل میں خدا نے کہیں بھی فیاض ہونے کے متعلق کسی کی تنقید نہیں کی، جبکہ وہ بہت دفعہ لالچی اور خود غرض لوگوں کی عدالت کرتا ہے۔ خدا کی نظر میں کوئی بھی شخص اتنا غریب نہیں کہ وہ کچھ بھی نہ دے سکے۔

اَوروں کو دینے دیں۔ میری فرق قسم کی نعمتیں ہیں۔

کُرِنتھس کے مسیحی اپنی دولت دینا نہیں چاہتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس اَور بہت سی روحانی نعمتیں ہیں اور یہی کلیسیا میں ہمارا حصہ ہوں گی۔ وہ "ہر بات میں ایمان اور کلام اور علم اور پوری سرگرمی اور محبت میں . . . سبقت لے گئے تھے" (۲۔کُرِنتھیوں 8:7)۔ وہ سوچتے تھے کہ یہی کافی ہے۔ وہ روحانی طور پر پُرجوش تھے۔ وہ منادی، دعا اور اپنے ایمان کی گھر گھر گواہی دینے سے خوب واقف تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم ایک دوسرے سے اور پولس سے محبت رکھتے ہیں، اس سے بڑھ کر ہمیں کیا دینے کی ضرورت ہے؟
لیکن پولس نے کہا کہ نہیں، یہ کافی نہیں ہے، بلکہ تمھیں خیرات کے کام میں بھی سبقت لے جانا ہے۔ بہت سی روحانی نعمتوں کا ہونا، کلیسیائی عبادتوں میں مدد کرنا، بائبل کا طالب علم ہونا، مبشر ہونا اور دعا کرنے کے سلسلے میں پُرجوش ہونا اچھا ہے۔ لیکن پولس کے نزدیک خدا اس سے بڑھ کر کچھ چاہتا ہے، اور وہ یہ کہ تمھیں روپے پیسے دینے کے سلسلے میں بھی سیکھنا ہے۔اس بات کو دکھاؤ کہ تم فیاض ہو۔

پولس کئی اچھی وجوہات پیش کرتا ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اِس سے تم اپنی محبت کو سچا ثابت کر سکتے ہو (دیکھیں ۲۔کرُنتھیوں 8:8)۔ ثابت کرو کہ تم واقعی سچے روحانی شخص ہو۔ اتنا کہنا ہی کافی نہیں ہے کہ تم محبت رکھتے ہو، جب تک تم اپنی فیاضی سے اِس کا اظہار نہ کرو۔

دوسری وجہ بیان کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح کی طرف دیکھو۔

> وہ اگرچہ دولت مند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا، تاکہ تم اُس کی غریبی کے سبب سے دولت مند ہو جاؤ۔ (۲۔کرُنتھیوں 9:8)

مسیح کے نمونہ سے سیکھو!

مَیں تو دولت مند نہیں، مجھ سے کیا فرق پڑے گا۔

پولس رسول جانتے تھے کہ کرُنتھس کے افراد یہ بہانہ بنائیں گے، کیونکہ بہت سے مسیحی یہ سمجھتے ہیں کہ فیاضی کی برکت صرف امیروں کے ہی حصے میں آئی ہے۔ لیکن پولس فرماتا ہے کہ اس طرح سے سوچنا غلط ہے۔

> کیونکہ اگر نیّت ہو تو خیرات اُس کے موافق مقبول ہو گی۔ جو آدمی کے پاس ہے نہ اُس کے موافق جو اُس کے پاس نہیں ۔ (۲۔کرُنتھیوں 12:8)

یہ بات صاف ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس نہیں آپ دے نہیں سکتے۔کچھ لوگ صرف پانچ روپے جبکہ کچھ پانچ سو روپے آسانی سے دے سکتے ہیں۔ خدا آپ کے دل پر نگاہ کرتا ہے کہ کیا آپ دینے کے لئے تیار ہیں؟ اور جو کچھ آپ دے سکتے ہیں وہ قابل قبول ہے چاہے تھوڑا دیں یا زیادہ۔ تحفے کی اصل قدر اِس بات سے نہیں ہوتی کہ اس سے کیا ہو سکتا ہے بلکہ اس سے کہ دینے والے کا دل اس میں شامل ہے یا نہیں ۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر سو لوگ صرف پانچ روپے فی آدمی دیں تو یہ کُل پانچ سو روپے بن جائیں گے۔ اور اِس سے یقیناً خدا کے لئے کوئی کام کیا جا سکتا ہے۔

جب خدا دیکھتا ہے کہ آپ دینے کے لئے تیار نہیں تو اس بات سے خدا کو افسوس ہوتا ہے۔ جو کچھ آپ کے پاس ہے آپ اُسے اپنے ہی پاس رکھنا چاہتے ہیں بلکہ توقع بھی کرتے ہیں

کہ کوئی دوسرا آپ کو آورزیادہ دے۔ یہ رویہ نہ صرف خدا کو افسردہ کرتا ہے بلکہ اُس کی برکات کو بھی آپ کی طرف آنے سے روکتا ہے۔

دنیا امیروں سے بھری پڑی ہے، وہ دیں۔

پاکستانی کلیسیا کے لئے یہ بہانہ کتنی بڑی آزمائش ہے! ہم سب جانتے ہیں کہ امیر مسیحی کہاں ہوتے ہیں، اور ہمارے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ پیسہ دینا اُن ہی کی ذمہ داری ہے جبکہ ہماری ایک ہی ذمہ داری ہے، یہ کہ اُن کی دولت حاصل کریں۔

کلیسیائے پاکستان کے لئے یہ کتنی شرم ناک بات ہے کہ بہت سے لوگ ہمیشہ دوسروں سے لیتے رہتے اور دینے کے لئے تیارنہیں ہوتے۔ اور یہ سوچ کلیسیا کو برکت سے محروم کر دیتی ہے۔کرِنتھس کی کلیسیا کی حالت بھی بالکل ایسی ہی تھی۔ یہ پیشِ نظر رکھ کر پولس فرماتا ہے،

> لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔ (۲۔کرِنتھیوں 6:9)

جو کسان کھیت میں تھوڑا بیج بوئے وہ تھوڑی ہی فصل کاٹے گا جبکہ جو کسان کھیت میں اچھا بیج کثرت سے بوئے وہ بڑی فصل کاٹے گا۔ یہ بات عام آدمی بھی سمجھتا ہے کہ جو تھوڑا دے وہ تھوڑا ہی وصول کرے گا۔ جو دریا دل ہو وہ حقیقی معنوں میں امیر ہے۔

چند سال گزرے مشرقی افریقہ کے کچھ راہنماؤں نے سمندر پار کی کلیسیاؤں سے درخواست کی کہ وہ اب اُن کو مالی امداد دینا بند کر دیں۔ گو وہ اُس ساری امداد کے لئے جو مل چکی تھی شکر گزار تھے لیکن اب اُنہوں نے کہا کہ بس کافی ہے۔ اب ہم اپنا بیج خود بو کر برکت پانا چاہتے ہیں۔

جو کچھ اس کے بعد ہوا وہ بڑا حیران کن تھا۔ جلد ہی وہ اِس قابل ہو گئے کہ اپنے ذرائع سے اپنی تنخواہیں نکال سکیں، اپنے گرجے خود تعمیر کر سکیں اور اپنی گاڑیاں خود خرید سکیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت نئی کلیسیائیں قائم کیں۔ ہوتے ہوتے وہ افریقہ کے کسی دوسرے ملک کے بے گھر بچوں کی مالی مدد کرنے لگے۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ کسی اَور کو فصل کی کٹائی کی برکت مل جائے؟ یا کیا آپ برکت کی فصل کاٹنا چاہتے ہیں؟

اگر مَیں دوں تو کچھ نہیں بچے گا۔

یہ کیسا جھوٹ ہے! لیکن کُرِنتھس کی کلیسیا نے اس بات کو پولس کے سامنے آخری حیلے بہانے کے طور پر پیش کیا۔ "اگر ہم اپنا سب کچھ دوسروں کو دے دیں تو جو کچھ بچے گا وہ کافی نہیں ہوگا۔ اب پولس اُن کے ان حیلے بہانوں سے تنگ آ گیا تھا۔ اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اگر کُرِنتھس کی کلیسیا اب بھی دینے کے لئے تیار نہ ہوئی تو وہ اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچائے گی، کیونکہ خدا یہ پسند نہیں کرتا جب لوگ اس کے کام کے لئے دیتے وقت ہچکچاتے اور بڑبڑاتے ہیں۔ پولس فرماتا ہے،

> خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔

اِس بہانے کا کہ اَوروں کو دینے سے ہم غریب ہو جائیں گے پولس دو طرح سے جواب دیتا ہے۔ پہلے، جو کچھ کسی کے پاس نہ ہو اُسے دینے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کے پاس تھوڑا ہے تو آپ کو تھوڑا ہی دینے کی ضرورت ہے۔ دوسرے، خدا کبھی بھی فیاض دل کو غریب نہ رہنے دے گا۔

> پس جو بونے والے کے لئے بیج اور کھانے والے کے لئے روٹی بہم پہنچاتا ہے وہ تمہارے لئے بیج بہم پہنچائے گا اور اُس میں ترقی دے گا اور تمہاری راست بازی کے پھلوں کو بڑھائے گا۔ اور تم ہر چیز کو افراط سے پا کر سب طرح کی سخاوت کرو گے جو ہمارے وسیلہ سے خدا کی شکر گزاری کا باعث ہوتی ہے۔
> (۲۔کُرِنتھیوں 9:10-11)

خدا اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے!

6

دینے کی برکت

فرض کریں کہ کوئی آپ کے پاس آ کر آپ کے ہاتھ میں ایک ہزار کا نوٹ تھمائے اور کہے، ''یہ قرض نہیں بلکہ آپ کے لئے تحفہ ہے، اِسے رکھئے اور خرچ کیجئے، یہ سارے پیسے آپ ہی کے ہیں۔'' آپ کو کتنی خوشی ہو گی! کیا اِس سے بڑی برکت ہو سکتی ہے سوائے اِس کے کہ آپ کو دس ہزار ہی مل جائیں؟

لیکن یسوع مسیح نے کہا، ''دینا لینے سے مبارک ہے'' (اعمال 20:35)۔

لٰہذا گو تحفہ وصول کرنا بڑی برکت کا اظہار ہے لیکن اِس سے بڑی برکت کسی اَور کو تحفہ دینے سے ملتی ہے۔ ہر مسیحی کو خدا کی برکت کو تلاش کرنا چاہئے، اور یہاں برکت پانے کا یقینی طریقہ نظر آ رہا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے خود اِس کا وعدہ کیا ہے۔

جو فیاض دل ہو اُسے کس طرح کی برکت ملتی ہے؟ کلامِ مقدّس چند برکات کا ذکر کرتا ہے:

فیاض دلوں سے خدا کا وعدہ

آسٹریلیا کے مقامی باشندے پرندوں اور جانوروں کو مارنے کے لئے ایک خاص قسم کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ یہ ''بوم رینگ'' کہلاتا ہے اور لکڑی سے بنایا جاتا ہے۔ یہ چوڑا اور مڑا ہوا ہوتا ہے۔ ماہر شکاری اِسے ایک سرے سے پکڑ کر ہوا میں پھینکتا ہے۔ یہ ہوا میں اُڑتے

ہوئے گھومتا ہے اور اگر اسے ٹھیک طریقے سے پھینکا گیا ہو تو یہ اپنے نشانے پر پہنچ کر حیران کن طریقہ سے ہوا میں مڑتے ہوئے واپس اُسی شخص کے ہاتھوں میں آتا ہے جس نے اُسے پھینکا تھا۔ یہ ہتھیار آپ کبھی گنوا نہیں سکتے، کیونکہ یہ ہمیشہ آپ کے پاس واپس آتا ہے۔ خدا نے اپنے لوگوں سے اِسی ''بوم رینگ'' کا وعدہ کیا ہے۔ اگر ہم دینا سیکھ لیں تو یہ نہ صرف اچھے کام کے لئے استعمال ہو گا بلکہ یہ ہمارے پاس واپس بھی آجائے گا۔ یسوع نے فرمایا،

> دیا کرو تمہیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہارے پلے میں ڈالیں گے کیونکہ جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔ (لوقا 38:6)

یسوع یہ وعدہ ہم سے کرتا ہے۔ اگر آپ اَوروں کو دینا شروع کریں تو یہ بات یقینی ہے کہ آپ اِس کے عوض وصول بھی کر سکیں گے۔ ہاں، اُس نے وعدہ کیا کہ اگر آپ دیں تو دیئے ہوئے سے کہیں زیادہ ملے گا بلکہ بکثرت حاصل کریں گے! کیا پیسے لگانے کا کوئی طریقہ اِس سے بہتر ہو سکتا ہے؟

اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم بہت ملنے کے غرض سے ہدیئے دیں۔ اگر آپ اِس خیال سے دیتے کہ خدا آپ کو امیر بنا دیتا تو یہ بڑی بےوقوفی ہوتی۔ ایسی سوچ کے پیچھے صرف لالچ ہی ہے۔ خدا آپ کے دینے کے بدلے میں فوراً دینے کی ضمانت نہیں دیتا اور نہ ہی یہ یقینی ہے کہ وہ کس طرح کا صلہ دے گا۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ دینے سے نہ آپ کو کبھی نقصان پہنچے گا، اور نہ ہی آپ زیادہ غریب ہو جائیں گے۔

دینے کا اجر

خدا کی تمام برکات مادی تو نہیں ہیں۔ اصل میں ایک بڑی برکت تو دینے والے کی اندرونی تسلی اور خوشی ہو گی۔ آئیں ایک لمحے کے لے دوبارہ فلپی کی کلیسیا پر نظر ڈالیں جو کہ کھُلے دل سے دینے والی کلیسیا کی زبردست مثال ہے۔ فلپی کی کلیسیا ایسی برادری تھی جو بڑی خوشی، جوش اور کھلے دل سے دینے کی عادی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر دینے کی خواہش مند تھی۔ کاش آج پاکستان میں زیادہ فلپی جیسی کلیسیائیں ہوتیں!

پولس نے کہا، ''مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنے مقدور سے زیادہ دیا۔ . . خیرات اور مقدّسوں کی شراکت کی بابت ہم سے بڑی منت کے ساتھ درخواست کی۔'' اُنہوں نے دیا اور ''خوشی سے لبریز ہو کر'' دینا جاری رکھا۔ یہ لوگ بڑے جوش میں آ گئے تھے، کیونکہ وہ اُس باطنی برکت سے واقف تھے جو فیاضی لاتی ہے۔

جو دوسروں کی بہتری یا خدا کی بادشاہی کے پھیلاؤ کی خاطر دیتا ہے اُسے کیا برکت حاصل ہوتی ہے؟

- اُسے سکون ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی کے تابع رہا ہے۔
- اُسے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اُس کے پیسوں سے ضرورت مند اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں کی مدد کی گئی ہے۔
- وہ یہ جان کر تسلی پاتا ہے کہ اُس کے روپے پیسے بہت سے کھوئے ہوئے لوگوں کو خدا کی بادشاہی میں لانے میں مدد کا سبب بنے ہیں۔
- اُس کا دل تسلی اور شکر سے بھر جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے مسیح کی محبت کا اظہار ہوا ہے۔

یہ تو صرف چند ایک برکتیں ہیں جو وہ اپنے دل میں حاصل کرتا ہے جو دلی خوشی اور جوش سے دیتا ہے۔

جو اجر ابدیت میں ملے گا

ایک مالدار جوان شخص یسوع کے پاس آیا، کیونکہ وہ نجات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے پوچھا، ''مَیں کیا نیکی کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟'' یہ جوان نہ صرف دولت مند بلکہ راست باز بھی تھا۔ وہ خدا کے احکام پر چلنا چاہتا تھا۔ لیکن یسوع نے دیکھا کہ اُس کی زندگی میں ایک بت تھا جسے گرانے کی ضرورت تھی تاکہ وہ نجات کی برکت حاصل کر سکے۔ بت اُس کی دولت تھی جس کی محبت اُسے ہمیشہ کی زندگی سے روکے ہوئے تھی۔ لہٰذا یسوع نے اُس کے سامنے یہ چیلنج رکھا،

> اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ دولت مند جوان اپنی دولت کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا، اُس کی موجودہ خوش حالی اُس کے لئے آسمانی خزانوں کی برکت سے زیادہ اہم تھی۔ چنانچہ اُس نے یسوع کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا اور ''غمگیں ہو کر چلا گیا، کیونکہ بڑا مالدار تھا'' (متی 19:16-22)۔

جو لوگ مسیح کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اُن کے لئے دینا چناؤ کرنے کی بات نہیں ہے۔ یسوع نے فرمایا کہ اگر ہم نجات کی ساری برکات سے لطف اندوز ہونا اور ابدی زندگی میں اجر پانا چاہیں تو ہمیں دینا ہے۔ ایک اَور موقع پر یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا،

> اپنا مال اسباب بیچ کر خیرات کر دو اور اپنے لئے ایسے بٹوے بناؤ جو پرانے نہیں ہوتے یعنی آسمان پر ایسا خزانہ جو خالی نہیں ہوتا۔ (لوقا 33:12)

آسمانی اجر اُن کے لئے الگ کر کے رکھ دیا گیا ہے جو اپنا دل آسمانی خزانے پر لگا چکے ہیں۔

> اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ . . بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو۔ (متی 6:19-20)

سچ تو یہ ہے کہ ہم دنیاوی مال میں سے کچھ بھی آسمان پر نہ لے جا سکیں گے۔ لیکن ہم آسمان پر اپنے لئے مال جمع ضرور کر سکتے ہیں جو ہمیشہ تک رہے گا اور۔ یہ اِسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم جو کچھ زمین پر ہمارے پاس ہے دوسروں کو دیں۔ جو حقیقی معنوں میں دولت مند ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے یہ ایک اچھا مشورہ ہے۔

لوگ خدا کی تعریف کر کے آپ کے لئے دعا کریں گے

ہم پہلے ہی اُس پر غور کر چکے ہیں جو پولس نے کُرِنتھس کی کلیسیا کو دینے کی اہمیت کے متعلق کہا۔ آخر میں پولس کچھ باتیں اُن کی حوصلہ افزائی کے لئے کہتا ہے تاکہ وہ دینا شروع کریں۔ اِس سلسلے میں وہ مزید دو برکتیں بیان کرتا ہے جو فیاض دلوں کو ملتی ہیں۔ پہلے،

> وہ خدا کی تمجید کرتے ہیں کہ تم مسیح کی خوش خبری کا اقرار کر کے اُس پر تابع داری سے عمل کرتے ہو اور ان کی سب لوگوں کی مدد کرنے میں سخاوت کرتے ہو۔ (۲۔کرِنتھیوں 13:9)

آپ کو کبھی بھی اِس نیّت سے اپنا روپیہ پیسہ نہیں دینا ہے کہ لوگ آپ کی تعریف کریں۔ یسوع مسیح نے واضح طور پر اُن کو ملامت کی جو خیرات کا کام اِس لئے کرتے ہیں کہ لوگ سمجھیں کہ وہ فیاض دل ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب آپ فیاضی سے دیں گے تو لوگوں کو پتا چلے گا۔ جنہیں آپ کے ہدیئے حاصل ہوئے ہیں وہ نہ صرف شکر گزار ہوں گے بلکہ جو کچھ اُنہیں آپ کے ذریعے ملا ہے اُس کے لئے وہ خدا کی تعریف بھی کریں گے۔ پولس فرماتا ہے، اچھا ہے کہ لوگ آپ کو خدا کی تابع داری کرتے دیکھ کر خدا کی تمجید کریں۔

دوسرے،

> اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے مشتاق ہیں۔ اس لئے کہ تم پر خدا کا بڑا ہی فضل ہے۔ (۲۔کرِنتھیوں 14:9)

کیا آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کے لئے دعا کریں؟ یقین کریں کہ آپ کے بہت سے دوست ہوں گے جو آپ کی اِس محبت کے لئے آپ کے شکر گزار ہوں گے اور آپ کی بہتری اور ترقی کے لئے دعا بھی کریں گے بشرطیکہ آپ نے اپنی مٹھی کھول کر اُنہیں برکت دی ہے۔

پولس نے خود فلپی کی کلیسیا کے لئے دعا کی کیونکہ اُنہوں نے اپنے مال و دولت کے تحفوں سے اُس کی شخصی ضروریات کو پورا کیا تھا۔ "تمہاری خوش خبری مَیں شراکت کے باعث میں ہمیشہ خوشی سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔" جب پولس مشکل میں تھا تو اُنہوں نے روپے پیسے کی صورت میں اُس کی مدد کی تھی۔

> تم نے ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ کچھ بھیجا تھا۔ (فلپّیوں 16:4)

یہ کہنا عجیب لگتا ہے کہ کوئی شخص اپنا روپیہ پیسہ دوسروں کو دینے سے زیادہ دولت مند ہو جاتا ہے۔ لیکن بائبل کی تعلیم یہی ہے۔ اگر آپ فیاضی سے دوسروں کو دینے کا راز جان

لیں تو آپ کبھی غریب نہیں ہوں گے۔ بلکہ خدا کی فرماں برداری میں زندگی بسر کرنے اور دوسروں کے لئے برکت کا باعث بننے سے آپ روحانی طور پر زیادہ دولت مند اور خوش حال بن جائیں گے، اور بہت سے لوگ آپ کو دیکھ کر خدا کی تمجید کریں گے۔

7
جسے زیادہ دیا گیا ہے

> جسے زیادہ دیا گیا ہے، اس سے زیادہ طلب کیا جائے گا۔
> اور جس کے سپرد زیادہ کیا گیا ہے، اس سے پوچھ گچھ بھی زیادہ کی جائے گی۔

ایک دفعہ ایک مشہور پاکستانی نے کہا، ''پاکستان غریب ملک نہیں ہے۔ لیکن اُس کا انتظام ٹھیک طریقے سے نہیں چلایا جا رہا۔ اس بات میں واقعی کچھ سچائی موجود ہے، چاہے اس بات سے ہر شخص متفق نہ ہو۔ بہت سی آبادیاں اور بہت سے لوگ اب بھی بہت غریب ہیں اور بہت کم تنخواہ پر گزارہ کر رہے ہیں۔ بہت سے مزدور ہر روز کی تھوڑی سی اجرت پر بڑے بڑے خاندانوں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ چیزوں کی قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔

لیکن ساتھ ساتھ اس ملک میں بہت سے امیر بھی ہیں۔ امیروں نے ہر شہر اور قصبے میں اپنی بڑی بڑی کوٹھیاں اور محل بنائے ہوئے ہیں تاکہ وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی دولت دکھا سکیں۔ نیز، بہت سے خاندانوں کے رشتے دار دوسرے ملکوں میں کام کرتے ہیں، جہاں سے وہ اُنہیں پیسے بھیجتے ہیں۔ ہر شخص غریب نہیں ہے۔

خواہ ہم امیروں میں ہوں یا غریبوں میں، اس خطرے سے باخبر رہنا چاہئے کہ ہم خود ترسی کا شکار نہ ہوں۔ کچھ لوگ اپنی غربت پر زور دے کر خوش رہتے ہیں۔ جب ہم اپنی غربت کو پیش کر کے دوسروں کو دینے سے انکار کرتے ہیں تو یہ غلط۔

ذرا سوچ لیں۔ امریکہ ایک بہت امیر ملک ہے جہاں لوگوں کی تنخواہیں زیادہ ہیں اور میارِ زندگی اونچا ہے۔ جب ہم پاکستان کے رہنے والوں کا امریکہ کے رہنے والوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان کے مقابلہ میں غریب ہیں۔ تب یہ نتیجہ نکالنا بڑا آسان ہے کہ ان کو ہمیں کچھ نہ کچھ دینا چاہئے۔

مگر اب ذرا جنوبی افریقہ میں واقع سیر الیونؔ جیسے ملک پر غور کریں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق اگر ہم سیر الیونؔ میں پیدا ہوکر 30 سال کی عمر تک زندہ رہتے تو یہ بڑی بات ہوتی۔ کیونکہ سیر الیونؔ میں رہنے والے کی اوسط عمر 26 سال سے بھی کم ہے۔ تمام دوسرے ممالک کی نسبت یہاں رہنے والے کی حالت صحت، تعلیم اور آمدنی کے اعتبار سے سب سے گھٹیا ہے۔ سیر الیونؔ کے مقابلے میں ہم بہت خوش قسمت ہیں! ہماری اوسط عمر ان سے زیادہ ہوتی ہے، اور ہمیں تعلیم اور صحت کے سلسلے میں ان سے کہیں بہتر سہولتیں حاصل ہیں۔

اور اگر ہم پھر بھی یہ سوچتے ہیں کہ ہم غریب ہیں تو سیر الیونؔ میں بسنے والے پر نظر ڈالیں۔ اگر اُسے مشکل سے نوکری ملی بھی ہو تو تقریباً ایک ہزار روپے ماہانہ کماتا ہے۔ بے شک وہاں کچھ امیر بھی ہوتے ہیں، لیکن زیادہ تر بہت ہی غریب ہیں۔ سیر الیونؔ میں خانہ جنگی بھی رہی اور بہت سے اس لڑائی میں ہلاک یا زخمی بھی ہوئے۔ چنانچہ جب کبھی ہم اپنی غربت پر افسوس کرتے ہیں تو پھر ہم ان لوگوں کا خیال کریں اور اُن کے لئے دعا کریں جو ہم سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔

یاد رہے کہ سیر الیونؔ کے عام آدمی کی تنخواہ نیپال یا بنگلہ دیش کے عام آدمی کی نسبت زیادہ ہے! وہ سوڈان یا ہیٹی میں رہنے والے لوگوں کی نسبت دو گناہ زیادہ کماتا ہے۔

ہم سچ مچ خوش قسمت ہیں۔

مختاری

بائبلِ مقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم اپنے مال و اسباب اور سہولیات کے صرف مختار ہیں۔ اِس میں کوئی فرق نہیں کہ ہم امیر ہوں یا غریب۔ مختاری کا کیا مطلب ہے؟ یسوع نے مختاری کے متعلق بہت تعلیم دی، ایک بار اُس نے ایک تمثیل سنائی،

> ایک امیر آدمی تھا جس کا مختار اس کا مال اڑاتا تھا۔ (لوقا 16:1-9)

یہ بڑی سخت شکایت تھی۔ مختار وہ شخص تھا جسے مالک نے اپنے سارے مال اور کاروبار کی ذمہ داری دے رکھی تھی۔ وہ صرف اِس بنا پر ملازم تھا کہ اُس پر پورا اعتبار کیا جا سکے۔ اگر ملازم پر اعتبار نہ کیا جا سکے تو اسے جلد ہی باہر نکال دیا جاتا ہے۔

تمثیل کا مختار بہت ہوشیار آدمی تھا، اور وہ خراب صورتِ حال کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ جو کچھ اس نے کیا وہ سراسر بے ایمانی تھا۔ یسوع اُس کی بے ایمانی کی تعریف تو نہیں کرتا بلکہ وہ کچھ اَور سکھانا چاہتا ہے۔ ملازم نے کیا کِیا؟ وہ اپنی ملازمت تو گنوا سکتا تھا، لیکن وہ کسی بھی حال میں اپنے دوست نہیں کھونا چاہتا تھا۔ لہٰذا اُس نے اپنے مالک کو بتائے بغیر اس کے قرض داروں کے قرض کم کر دیئے۔ ایک طرح سے وہ دانش مند تھا اور اسی دانش مندی کی وجہ سے اُس کے مالک نے اُس کی تعریف کی۔

> اور مالک نے بے ایمان مختار کی تعریف کی اس لئے کہ اس نے ہوشیاری کی تھی۔

وفاداری کے لحاظ سے اُس نے تو صفر حاصل کیا بلکہ وہ سزا کے لائق تھا، لیکن دانش مندی کے لحاظ سے وہ 100 فی صد نمبر لے گیا۔ اسی سبب سے وہ تعریف کے لائق ٹھہرا۔ یہ تمثیل ہمیں مختاری کے بارے میں تین اہم اصول سکھاتی ہے: ذمہ داری، کاروباری مہارت اور جواب دہی کے ساتھ انتظام کو چلانا۔

ذمہ داری سے انتظام کو چلانا

پہلی بات یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہماری ملکیت نہیں بلکہ خدا کی طرف سے قرض ہے۔ ہر ایک چیز کا مالک خدا ہے، اور اس نے ہمیں سب کچھ اُدھار کے طور پر دیا ہے۔ ایک دن وہ آ کر اُسے واپس لے لے گا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں نے لاہور کے مرکزی علاقے میں ایک بڑا گھر کرائے پر لیا۔ مَیں ہر ماہ اُس کا کرایہ ادا کرتا تھا۔ جب تک مَیں کرایہ ادا کرتا مجھے گھر میں رہنے کی اجازت تھی۔ اس گھر میں بہت سا فرنیچر پڑا تھا جو میرا نہیں تھا۔ گھر کے مالک نے یہ فرنیچر اُس وقت تک وہاں رہنے دیا جب تک اُسے اُس کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک دن مالک آیا اور کہا کہ اسے فرنیچر کی ضرورت ہے۔ چونکہ وہ فرنیچر میرا نہیں تھا لہٰذا مجھے اسے واپس کرنا پڑا۔

لیکن پہلے وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا مَیں نے فرنیچر کی مناسب دیکھ بھال کی ہے یا نہیں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس ان تمام چیزوں کی فہرست ہے؟ کیا ہر ایک چیز اچھی حالت میں ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ ایک دو چیزیں مجھ سے کھو گئی تھیں اور کچھ ٹوٹ بھی گئی تھیں۔ مَیں نے ان چیزوں کی مناسب حفاظت نہیں کی تھی، لہٰذا مجھے ان کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ جو کچھ میرے سپرد کیا گیا تھا مَیں نے اس کی پوری دیکھ بھال نہیں کی تھی۔ مَیں وفادار مختار نہ نکلا۔

بعض وفعہ خدا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہماری زندگی، صحت اور جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے وہ ہمیں امانت کے طور پر دیا گیا ہے اور اس وقت تک ہمارا ہے جب تک مالک کی مرضی ہے۔ بعض اوقات ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ ہم کچھ بھی دنیا میں نہیں لے کر آئے اور نہ جاتے وقت کچھ لے جائیں گے۔ اس دوران جو کچھ ہمارے سپرد کیا گیا ہے ہمیں اس کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔

بائبل ایسی یاد دہانیوں سے بھری پڑی ہے۔ یسوع کی بہت سی تمثیلیں کسی بادشاہ یا کسی آدمی کے دور دراز ملک جانے اور اپنے نوکروں کو ذمہ داری دینے سے شروع ہوتی ہیں۔ مثلاً

> ایک دفعہ پھر یہ ایک ایسے آدمی کا سا حال ہے جو سفر پر جا رہا ہے، اور جو اپنے نوکروں کو بلاتا اور اپنا مال ان کے سپرد کرتا ہے۔ ایک کے سپرد وہ پانچ توڑے کرتا ہے، دوسرے کے سپرد دو توڑے کرتا ہے اور تیسرے کے سپرد صرف ایک توڑا، ہر ایک کو اس کی قابلیت کے مطابق۔ (متی 25:14-30)

مطلب صاف ہے۔ خدا نے مختلف ذمہ داریاں ہمارے سپرد کی ہیں، اور وہ ہم سے وفا داری کی توقع رکھتا ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک آزمائشی وقت ہے۔ ہم اپنی نعمتوں اور قدرتی صلاحیتوں کے مختار ہیں، ہم اپنے مال و اسباب، دولت بلکہ اپنی زندگی کے مختار ہیں۔ یہ تمام چیزیں ہمیں چند سالوں کے لئے اُدھار دی گئی ہیں اور ہم مالک کی اِس ملکیت کے مختار ہیں۔ یاد رہے، مختاروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ قابلِ اعتبار اور ذمہ دار ہوں۔ پولس کُرِنتھیوں کو یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے،

> جن پر بھروسا کیا گیا ہے اب ان سے یہ بات طلب کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو وفادار ثابت کریں۔ (ا۔کُرِنتھیوں 4:2)

کاروباری مہارت سے انتظام کو چلانا

یسوع نہ صرف ذمہ داری سے انتظام کو چلانے کی تعلیم دیتا ہے بلکہ اچھی کاروباری مہارت کی بھی۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سے مسیحیوں کو بے ایمان مختار کی تمثیل سمجھنے میں مشکل پیش آئے، کیونکہ یسوع اس کی کاروباری مہارت کی تعریف کرتا ہے، اور یہ مسیحیوں کو درست نہیں لگتی۔ مَیں ایک آدمی کو جانتا ہوں جس کا نام جان ہے۔ وہ اپنے خاندانی کاروبار میں بہت کامیاب تھا، اور اس نے بہت منافع کمایا۔ پھر ایک اَور کمپنی نے اس کا کاروبار خریدنے کے لئے اسے بھاری رقم کی پیش کش کی۔ کسی بھی اچھے کاروباری شخص کی طرح اس نے ان کی پیش کش ٹھکرا دی۔ تب اُنہوں نے رقم کو بڑھا دیا۔ وہ اس وقت تک اُن کے ساتھ سودا بازی کرتا رہا جب تک اُنہوں نے اتنی رقم کی پیش کش نہ کی جس میں اس کے لئے مناسب منافع تھا۔ اِس سلوک کو بے ایمانی نہیں کہا جا سکتا جو کہ غلط ہے بلکہ یہ کاروباری مہارت اور

دانش مندی کا ثبوت ہے۔ یسوع بھی ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہمیں ایسی کاروباری مہارت اور دانش مندی سے کام کرنا ہے تاکہ ہم جتنا زیادہ ممکن ہو سکے منافع حاصل کر سکیں۔

یسوع کہیں بھی یہ نہیں کہتا کہ ہم دوسروں کا نقصان کر کے بد دیانت ہوں یا پیسے کمائیں۔ ہمیں اپنے آپ کو اِس قسم کی غلط حرکتوں سے دُور رکھنے کی ضرورت ہے۔ مسیحیوں کو اپنے کاروبار میں اپنی حیثیت کا اعلیٰ مظاہرہ کرنا چاہئے، اُنہیں دیانت دار اور اپنے لین دین میں بڑا محتاط ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اُنہیں کاروبار کو اچھے انداز سے سمجھنا اور پیسے کمانے کا طریقہ بھی آنا چاہئے۔

یسوع اِس پر بھی زور دینا چاہتا ہے کہ اچھا مختار اپنے اچھے منافع اچھے کام پر لگائے گا۔ جتنا زیادہ حاصل ہو جائے اُتنی ہی ذمہ داری سے اُسے خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے دوست جان کو لیجئے۔ اس نے اپنے منافع کو ایک طرف رکھ کر اِسے خدا کی بادشاہی کی تعمیر اور غریبوں کی مدد کے لئے مخصوص کر دیا۔ اس کے پیسے ہزاروں زندگیوں کے لئے برکت کا باعث بن گئے۔ یہ خدا کی راہ کی کیسی خوب صورت مثال ہے!

افسوس کہ بہت دفعہ مسیحی کاروبار کے اعتبار سے ماہر نہیں ہوتے، کیونکہ ہم کاروباری مہارت لالچ اور غلط منافع کے برابر سمجھتے ہیں۔ یسوع یہ بات خوب جانتا تھا:

> اس جہان کے فرزند اپنے ہم جنسوں کے ساتھ معاملات میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ (لوقا 8:16)

لیکن یسوع ہمیں یہ نصیحت کرتا ہے کہ ہم ہوشیار بن کر خدا کی بادشاہی کی خاطر پیسہ کمائیں۔

جواب دہی سے انتظام کو چلانا

یسوع نے بہت دفعہ یہ تعلیم دی کہ ہمیں اپنی تمام مختاری کے لئے جواب دہ ہونا ہوگا۔ کتابیں کھولی جائیں گی۔ کاموں کا حساب لیا جائے گا—اِس دنیا میں شاید ہر دفعہ نہیں، لیکن آنے والی زندگی میں ضرور۔

ہم نے جو کچھ بھی کیا ہے اس سب کے لئے ہم جواب دہ ہیں۔ لیکن ایک بات سے آگاہ رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں صرف اور صرف خدا کو اپنے معاملات کا حساب دینا ہے۔ مسیحی بڑی جلدی سے ایک دوسرے کا حساب کرنے لگتے ہیں۔ ہمیں دوسروں پر جو بظاہر اپنے معاملات کو عقل مندی سے نہیں کرتے فوراً انگلی اُٹھانے سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ صرف خدا ہی کسی کے دل کے رازوں کو جانتا ہے، اور صرف وہی یہ دیکھ سکتا ہے کہ ہر شخص اپنے توڑوں کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ آئیں اس سلسلے میں محتاط رہیں اور خدا کا کردار ادا نہ کریں، ایک دوسرے کے جج بننے سے باز رہیں، ایک دوسرے پر رحم کریں۔

8

کیسے دیا جائے؟

اپنی مصلوبیت سے کچھ دیر پہلے یسوع یروشلیم کی ہیکل میں اپنے شاگردوں سمیت موجود تھا۔ ہیکل کے ایک مخصوص حصے میں چندے کے 13 بڑے بکس رکھے تھے جن میں آنے والے اپنے ہدیئے نذرانے ڈال سکتے تھے۔ یہ ہدیئے ہیکل کے کاموں میں استعمال کیے جاتے تھے۔ یسوع اور اس کے شاگرد ان امیر یہودیوں کو دیکھ رہے تھے جو اپنے ہدیئے ہیکل کے بکس میں ڈالنے کے لئے آئے تھے۔ جب وہ یہ سب دیکھ رہے تھے تو ایک غیر معمولی واقعہ رونما ہوا۔ ایک غریب بیوہ آگے بڑھی جس نے تانبے کے دو چھوٹے سکے بکس میں ڈالے۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا،

> میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ہیکل کے خزانہ میں ڈال رہے ہیں اس کنگال بیوہ نے ان سب سے زیادہ ڈالا۔ کیونکہ سب نے اپنے مال کی بہتات سے ڈالا مگر اس نے اپنی ناداری کی حالت میں جو کچھ اس کا تھا یعنی اپنی ساری روزی ڈال دی۔
> (مرقس 12:41-44)

پوشیدگی میں دینا

یسوع اپنے پیچھے چلنے والوں کو ایک اہم سبق سکھانا چاہتا تھا۔ خدا کے کام کے لئے جو کچھ ہم دیتے ہیں وہ اتنی اہمیت نہیں رکھتا۔ زیادہ اہم یہ ہے کہ ہم دل میں کیا سوچتے ہیں۔

بوڑھی عورت کے دو سکے تو کچھ نہیں تھے، لیکن خدا کے نزدیک اِن کی بہت قدر تھی، کیونکہ وہ بیوہ کی محبت اور دلی جذبے کا اظہار کرتے تھے۔ بیوہ ہمیں تین سبق سکھاتی ہے:

- آپ کے نہ دینے کی یہ کوئی ٹھوس وجہ نہیں کہ آپ غریب ہیں۔ امیروں کو جتنا زیادہ وہ دے سکتے ہیں دینا چاہئے، غریبوں کو بھی جتنا وہ دے سکتے ہیں دینا چاہئے۔
- خدا آپ کے دل پر نگاہ کرتا ہے۔ وہ آپ کے دل میں محبت اور فیاضی دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ کیونکہ اسی سے اسے عزت ملتی ہے۔
- خدا اور ضرورت مندوں کے لئے آپ کی محبت اس بات سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ آپ کیا دیتے ہیں۔ پہاڑی وعظ میں یسوع نے غلط وجوہات کی بنا پر دینے سے آگاہ کیا۔

> خبردار اپنے راست بازی کے کام انسانوں کو دکھانے کے لئے نہ کرو... جب تُو کسی ضرورت مند کو دے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجا جیسا کہ ریاکار عبادت خانوں میں اور گلیوں کے موڑوں پر کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی عزت کریں۔

یہ کیسا خطرہ ہے! ہر شخص مشہور ہونا اور دوسروں سے عزت پانا پسند کرتا ہے۔ جو امیر ہیکل کے خزانے میں اپنے بڑے بڑے ہدیئے ڈال رہے تھے یقیناً یہ چاہتے تھے کہ لوگ اُنہیں دیکھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ لوگ اُنہیں دولت مند اور فیاض جان کر اُن کی عزت کریں۔ ہمارے دور میں بھی بہت سے لوگ اپنی عزت کروانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ لوگ ان کی فیاضی کے متعلق جانیں۔ لیکن یسوع نے اس رویے کی سخت مذمت کی۔ یسوع نے کہا،

> جب تُو کسی ضرورت مند کو دے تو اگر تیرا دہنا ہاتھ دیتا ہے تو اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ تب تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔ (متی 6:1-4)

ایسے دیا جانا چاہئے—— پوشیدگی میں، تاکہ صرف خدا جانے۔ تب خدا آپ کو بدلہ دے گا۔ یہ وہ عزت ہے جس کی تلاش میں حقیقی ایمان دار کو رہنا چاہئے۔ تب آخری دن یسوع

آپ سے کہے گا، ''شاباش اچھے اور دیانت دار نوکر،'' کیونکہ وہ آپ کے دل کو دیکھ سکتا ہے۔ وہی یہ دیکھ سکتا ہے کہ آپ کس حد تک حقیقی طور پر فیاض رہے ہیں! اگر آپ آدمیوں سے تعریف کروانے کی خاطر دیتے ہیں تو پھر آپ کو آنے والے جہان میں اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔

خوشی سے دینے والی فیاضی

ایک اور رویہ ہے جو خدا کو خوش کرتا ہے۔ پولس رسول نے کُرِنتھیوں کو خوش دلی سے فیاضی کے ساتھ دینے پر ابھارنے کے لئے لکھا،

> جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اس قدر دے نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔
> (۲۔کُرِنتھیوں 7:9)

پولس چاہتا تھا کہ وہ خوشی سے دیں۔ ہمیں افسردہ چہرے یا نہ چاہنے والے دل سے نہیں دینا چاہیئے۔ جب خدا دیکھتا ہے کہ اس کے فرزند خوشی سے دے رہے ہیں تو اُسے خوشی ہوتی ہے۔

آپ کو کتنا کچھ دینا چاہیئے؟

صرف آپ ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو کتنا کچھ خدا کو دینا چاہیئے۔ یسوع نے کہا کہ کنگال بیوہ نے ''اپنا سب کچھ'' دے دیا۔ یسوع نے اسے ملامت نہ کی کہ اس نے اپنا سب کچھ دے دیا۔ تاہم یہ ایسا نمونہ نہیں جس پر آپ کو بھی چلنا چاہیئے۔

پرانے عہد نامے میں یہودیوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خدا کو دیں۔ خدا نے بنی اسرائیل سے کہا:

> تُو اپنے غلے میں سے جو سال بہ سال تیرے کھیتوں میں پیدا ہو دہ یکی دینا۔
> (استثنا 22:14)

دہ یکی کاہنوں کو ہیکل کے کاموں اور ان کی خدمت کے لئے دی جاتی تھی۔ راست باز یہودی ہر صورت میں دہ یکی دیتا تھا۔ جس فریسی کا ذکر یسوع لوقا 18 میں کرتا ہے وہ فخر سے کہتا ہے، ''مَیں ہفتے میں دو دن روزہ رکھتا ہوں اور اپنی تمام چیزوں کی دہ یکی دیتا ہوں۔'' ہر ایک راست باز یہودی اپنی آمدنی کا کم از کم دسواں حصہ خدا کو دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اس نمونے پر چلنا اچھی بات ہے، لیکن یہ مسیحیوں کے لئے کوئی حتمی قانون نہیں ہے۔

لیکن ممکن ہے کہ آپ اپنی آمدنی کے دسویں حصہ سے زیادہ بھی دے سکیں۔ موسیٰ نے اسرائیلیوں کو یہ تعلیم دی کہ اُنہیں اس سلسلے میں اپنا فیصلہ خود کرنا چاہئے۔

> سب مرد خداوند اپنے خدا کے آگے . . . جب آئیں تو خداوند کے حضور خالی ہاتھ نہ آئیں۔ بلکہ ہر مرد جیسی برکت خداوند تیرے خدا نے تجھ کو بخشی ہو اپنی توفیق کے مطابق دے۔ (استثنا 16:16-17)

اگر آپ کی ماہانہ تنخواہ پانچ ہزار روپے ہو تو آپ کو چاہئے کہ اس کا دسواں حصہ یعنی پانچ سو روپے خداوند کے لئے الگ کر لیں۔ تاہم اگر خدا نے آپ کو مالی اعتبار سے برکت دی ہے اور آپ بیس ہزار روپے ماہانہ حاصل کرتے ہیں تو آپ دسویں حصے سے بھی زیادہ دینے کے قابل ہوں گے۔ میتھوڈسٹ کلیسیا کے بانی جان ویسلیؔ نے اس وقت بڑی سادگی سے زندگی گزارنا سیکھا جب اُسے مبشر کی تھوڑی سی تنخواہ ملتی تھی۔ اُس نے اِس تھوڑی تنخواہ میں سے بھی دسواں حصہ خداوند کے لئے دیا۔ خداوند نے اُسے برکت دی، اور اس کی تنخواہ میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے باوجود اُس نے پہلے کی طرح سادہ زندگی بسر کرنا جاری رکھا۔ تب اُسے پتا چلا کہ وہ اپنی بڑھتی ہوئی تنخواہ میں سے دہ یکی سے کہیں زیادہ دے سکتا تھا۔ خداوند کو دینے کے بارے اس کا فلسفہ یہ تھا:

> جتنا مَیں اپنی جان یا اپنے بدن کو دکھ دیئے بغیر حاصل کر سکتا ہوں اُتنا حاصل کرتا ہوں۔ جتنا مَیں بچا سکتا ہوں اُتنا بچاتا ہوں۔ جہاں تک ممکن ہے کوئی بھی چیز، نہ کاغذ کا ایک صفحہ اور نہ پانی کا ایک پیالہ ضائع ہو جاتا ہے. . . اس طرح دینے سے مَیں زمین پر مال جمع کرنے سے بچا رہتا ہوں۔

اس بات کو یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہماری فیاضی صرف ہمارے روپے پیسے تک محدود نہیں ۔ مثلاً بہت سے لوگ مہمان نوازی اور ضرورت مندوں کو خوراک اور پناہ گاہ مہیا کرنے سے اپنی فیاضی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا ہر اُس کام سے خوش ہوتا ہے جس سے آپ ضرورت مندوں کو فیاضی سے دیتے ہیں۔

دینے کے معاملہ میں کیسے باقاعدگی پیدا کی جائے؟

بہت سے مسیحی دینے کے معاملے میں افسوس ناک حد تک بے قاعدگی کا شکار ہیں۔ کلیسیائی عبادت میں جب چندے کی تھیلی ہر ایک تک پہنچتی ہے تو لوگ اپنی جیبیں ٹٹولتے ہیں تاکہ چند روپے ڈال سکیں ۔ ان کے دینے میں کوئی باقاعدگی نہیں ہوتی، اور اکثر اوقات وہ بہت کم دیتے ہیں۔ اس طرح کی لاپروائی کے متعلق پولس رسول نے کُرِنتھس کے مسیحیوں کو باقاعدگی سے دینے کی اہمیت کے بارے میں تعلیم دی۔

> ہفتے کے پہلے دن تم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے۔ (۱۔ کُرِنتھیوں 2:16)

اگر آپ خاندان کے سربراہ ہیں تو آپ کو ہر ماہ یا ہر ہفتہ یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ آپ کتنے پیسے دیں گے۔ دینے کے معاملے میں اپنے پورے خاندان کو شامل کرنے کے لئے اچھا ہوگا کہ آپ سارے خاندان کو اکٹھا کریں اور جو کچھ آپ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں سب اس پر متفق ہوں۔ اس طرح خاندان کا ہر فرد خدا کے کام میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ دینے کی برکت سے ملنے والی خوشی کو بھی محسوس کر سکتا ہے۔

اس کے بعد آپ اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ یہ پیسہ کسے دیں گے۔

9

آپ کے ہدیئے کس کو ملنے چاہئیں؟

خدا کی بادشاہی میں پیسے کی بہت سی ضروریات ہوتی ہیں، اس لئے آپ کو اپنے روپے پیسے دینے کے سلسلے میں بہت زیادہ محتاط، عقل مند اور ہوشیار ہونا چاہئے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ اچھے کام کئے جا سکیں۔ اپنا پیسہ ان لوگوں کے ہاتھ میں دینا بے وقوفی ہے جو اسے ضائع کریں، خود غرضی یا لاپروائی سے استعمال کریں اور ایسے طریقے سے خرچ کریں جس سے نہ تو خدا کے نام کو عزت ملے اور نہ ہی اس کی بادشاہی کی وسعت ہو۔ خدا نے آپ کو ''وفادار اور عقل مند مختار'' کے طور پر بلایا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جتنے بھی وسائل اس نے آپ کو دیئے ہیں ان سب میں آپ وفادار اور عقل مند ہوں (لوقا 12:42)۔

بائبل میں مختار کی اصطلاح ایسے شخص کے لئے استعمال ہوئی ہے جسے گھر کے تمام معاملات اور انتظام کو بڑی فکر اور احتیاط سے چلانے کی ذمہ داری دی گئی ہو، اور خدا ہم سے یہی توقع کرتا ہے۔ جب آپ دیتے ہیں تو آپ کو بڑی احتیاط اور ذمہ داری سے فیصلہ کرنا چاہئے کہ آپ اپنے ہدیئے نذرانے کس کو دیں گے۔

غریبوں کو دیں

یسوع نے نوجوان امیر سے کہا، ''اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے'' (متی 19:21)۔

تمام بائبل میں خدا ضرورت مندوں اور غریبوں کے ساتھ اپنے خاص لگاؤ کا اظہار کرتا ہے۔ خدا نے لوگوں کو ہمیشہ غریبوں اور محتاجوں پر رحم کرنے کی تحریک دی ہے۔ یسوع بڑی باقاعدگی سے ان کی ضروریات پر توجہ کرتا اور روپے پیسے، شفا اور مدد کے ذریعے ان پر اپنے ترس کا اظہار کرتا تھا۔ رسولوں نے ابتدائی کلیسیا کو اس بات پر ابھارا کہ وہ غریبوں کے ساتھ رحم دکھانے کے جذبے کو جاری رکھے۔ پولس رسول نے گلتیہ کی کلیسیا کو ہدایت دی کہ ''ہمیں غریبوں کو یاد رکھنا چاہئے'' (گلتیوں 2:10)۔

جتنے غریب دنیا میں آج ہیں پہلے نہیں تھے، اور مسیحی لوگوں کی خاص ذمہ داری ہے کہ وہ ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ ممکن ہے آپ کسی ایسے شخص کی مالی مدد کرنے کے قابل ہوں جو واقعی ضرورت مند ہو۔

- سب سے پہلے اس بات کے بارے سوچیں کہ آپ ضرورت مند مسیحی ایمان داروں کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔
- کسی بھی ضرورت مند پر ترس کھانے سے گریز نہ کریں۔ ممکن ہے کہ آپ سارے فقیروں کی ضروریات کو پورا نہ کر سکیں، لیکن اپنے دل کو سخت نہ ہونے دیں۔
- جب کوئی مشکل مثلاً بیماری، چوری یا کوئی قدرتی مصیبت آ جائے تو مسیحیوں کو رحم اور ترس کے جذبے سے مالی اور دوسری مدد کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جب 7 فروری 1997 میں ایک مشتعل ہجوم نے شانتی نگر کے گاؤں پر حملہ کیا تو پاکستان بھر کے مسیحیوں نے اس مصیبت پر بڑے زبردست طریقے سے اپنے ردِعمل کا اظہار کر کے روپے پیسے، خوراک اور کپڑے بھیج کر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کی۔ جب ایسی مصیبتیں آتی ہیں تو پاکستانی مسیحی اپنی فیاضی خوب دکھاتے ہیں۔

1998 میں سوڈان میں دُکھ اُٹھانے والی کلیسیا کو مالی مدد بھیجنے کے لئے ایک مسیحی فنڈ کھولا گیا۔ اس فنڈ میں بھی کچھ مسیحیوں نے دل کھول کر پیسے دیئے۔ پاکستانی مسیحیوں نے افریقہ میں اپنے ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کے لئے لاکھوں روپے بطور تحفہ بھیجے۔ یہ کس

قدر عزت کی بات ہو گی جب کلیسیائے پاکستان اس طرح کی فیاضی کے حوالہ سے پہچانی جائے گی!

اپنی کلیسیا کو دیں

بہت سے پاسبانوں کو تنخواہ اپنی جماعتوں سے ملتی ہے۔ دھیان دیں کہ آپ کی کلیسیا کے راہنماؤں کے پاس زندگی بسر کرنے کے لئے کافی پیسے ہوں۔ پرانے عہد نامے میں دہ یکی کا پہلا مقصد کاہنوں اور ہیکل کے کام میں مدد مہیا کرنا تھا۔ پولس رسول نے بھی کلیسیا کے مقامی پاسبانوں اور مبشروں کے متعلق یہی بات چھیڑی،

> پس جب ہم نے تمہارے لئے روحانی چیزیں بوئیں تو کیا یہ بڑی بات ہے کہ ہم تمہاری جسمانی چیزوں کی فصل کاٹیں؟ ... اسی طرح خداوند نے بھی مقرر کیا ہے کہ خوش خبری سنانے والے خوش خبری کے وسیلہ سے گزارہ کریں۔
> (ا۔کرنتھیوں 9:11-14)

پاکستانی کلیسیا کو اپنے ممبران کی مالی مدد کی ضرورت ہے۔ ہر اتوار چندے کی تھیلی میں چند روپے ڈال دینا کافی نہیں ہے۔ اس سلسلے میں بڑی سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے کہ آپ کو اپنی مقامی کلیسیا میں خدا کے کام کے لئے کتنا کچھ دینا چاہئے، اور باقاعدگی سے دینے کا عہد کرنا چاہئے۔ یہ بڑی بدنامی کی بات ہے کہ کلیسیا اتنی غریب ہے کہ بہت سے پاسبانوں کو مناسب مقدار میں تنخواہیں بھی نہیں دی جاتیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ یہ سوچیں کہ کچھ مسیحی راہنما تو بہت سا پیسہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اِس میں شک نہیں کہ زیادہ تر پاسبان اور مبشر اُتنا بھی حاصل نہیں کر پاتے کہ وہ اپنا کام ٹھیک طریقے سے کر سکیں۔ دینے سے آپ اُن کی خدمت بڑھا سکتے ہیں۔

مسیحی اداروں کو دیں

ہمیں کلیسیا کی ضروریات کو ترجیح دینا چاہئے، لیکن دیگر کئی ایک مسیحی ادارے بھی ہوتے ہیں جو مقامی کلیسیاؤں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور جنہیں پاکستانی مسیحیوں کی مالی مدد کی ضرورت ہے۔

ہم کس قدر افسوس ناک غلطی کے شکار ہیں اگر ہم توقع کریں کہ اِن اداروں کا جو کام ہمارے ملک میں ہو رہا ہے اس کے لئے غیر ملکی ہی ہمیشہ پیسے دیں! ایک دن وہ مشنری یہاں سے چلے جائیں گے۔ اور ان کا روپیہ پیسہ بھی ان مسیحی اداروں اور تنظیموں کے شاندار کام کے لئے مہیا نہیں ہو گا جن پر ہم انحصار کرتے ہیں۔ شخصی عزت و وقار کی خاطر ہمیں اپنے ذرائع سے ان اداروں کے کام کے لئے پیسہ نکالنا چاہئے۔

یہاں بہت سی ایسی شاندار مسیحی تنظیمیں ہیں جو پاکستان میں مسیحی برادری کی خدمت کر رہی ہیں۔ ان سب اداروں کو ہماری مدد کی ضرورت ہے:

- پاکستان بائبل سوسائٹی بہت سی زبانوں میں بائبلِ مقدّس اور کتابِ مقدّس کے دوسرے حصے چھاپتی اور اُنہیں لوگوں میں تقسیم کرتی ہے، اور اس طرح کلیسیا کو ایک بنیادی خدمت مہیا کرتی ہے۔ ان کی آمدنی کا دسواں حصہ پہلے ہی پاکستان سے اکٹھا ہوتا ہے، لیکن پاکستانی مسیحی اس سے کہیں زیادہ دے سکتے ہیں۔

- پاکستان فیلوشپ آف ایونجیلیکل سٹوڈنٹس کالج کے طالب علموں کو کالجوں میں مسیح کی گواہی دینے کے قابل بنانے کے سلسلے میں پاکستان میں نہایت شاندار خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اس تنظیم کو اپنے سٹاف ورکروں کو ان کی تھوڑی سی تنخواہیں دینے کے لئے فیاض پاکستانی مسیحیوں کی مدد کی ضرورت ہے۔

- ہم سب سکرپچر یونین پاکستان کے کام کی قدر کرتے ہیں۔ یہ تنظیم بائبل کے مطالعے کے سلسلے میں اپنے نوٹس کے ذریعے ہزاروں پاکستانی مسیحیوں کی مدد کرتی ہے۔ ایس۔ یو۔ کو ہماری مالی مدد کی ضرورت ہے۔

- او۔ ایم۔ ٹیم بشارت کے کام میں نوجوان مردوں اور عورتوں کو تربیت دیتی ہے، اس کے علاوہ پورے پاکستان میں اِنجیل کی منادی کے لئے بھی اُنہیں تیار کرتی ہے۔ اس بشارتی ٹیم کے سٹاف کو بھی اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے پاکستانی مسیحیوں کے ہدیئوں کی ضرورت ہے۔

- بہت سی دوسری تنظیمیں بھی پاکستانی کلیسیاؤں کی مدد کا انتظار کر رہی ہیں۔ اُن کے کئی پروگراموں کے ذریعے آپ کو بھی برکت ملی ہوگی اور خدا نے آپ کو چھوا ہوگا: مثلاً مارچ فار جیزس موومنٹ، مسیحی کنونشنوں، بچوں کی بشارت، نابیناؤں اور دُکھی افراد میں خیراتی کام، اور دوسرے کئی پروگرام۔

پتا کریں کہ کہاں سب سے زیادہ ضرورت ہے، اور دعا کریں کہ خدا آپ کی راہنمائی کرے کہ آپ اپنے ہدیئے نذرانے کس جگہ دیں جہاں اس سے زیادہ سے زیادہ خدمت سرانجام دی جاسکے۔

کیوں نہیں؟

یاد رہے کہ اگر آپ فیصلہ کریں کہ مَیں اپنے پیسوں میں سے کچھ رقم کسی کی مدد کے لئے دینا شروع کروں گے تو فوراً آپ پر یہ آزمائش آئے گی کہ آپ یہ پیسے اپنے لئے رکھیں، یا کم دیں۔ دنیا، جسم اور شیطان (دیکھیں ا۔یوحنا 16:2) سب آپ کو فیاض مسیحی بننے سے روکنے کی راہ میں زبردست آزمائشیں کھڑی کریں گے! آپ فوراً ہی یہ سوچنا شروع کریں گے:

- مجھے تو اپنے لئے نئی شلوار قمیض خریدنے کی ضرورت ہے۔

- میرے چچازاد بھائی نے مجھ سے اپنی پڑھائی کے لئے پیسے مانگے ہیں۔

- مجھے ان پیسوں کو بیماری یا ملازمت چھوٹ جانے جیسے حالات سے نپٹنے کے لئے رکھنے کی ضرورت ہے۔

- شاید مجھے زمین خریدنی چاہیے یا خود مکان بنانا چاہیے۔

- مجھے خاندان میں شادی کے لئے پیسوں کی ضرورت ہو گی۔

اِس قسم کی بے شمار وجوہات ہوتی ہیں جو آپ کو دینے سے روک سکتی ہیں۔ چنانچہ آؤ، ہم ایمان میں قدم اُٹھا کر کہیں، ''اس میں شک نہیں کہ مجھے اس پیسے کی ضرورت ہے۔ لیکن خدا کو اپنی بادشاہی کے لئے اِس کی ضرورت ہے، اور اس نے مجھے دینے کا حکم دیا۔ اس سے بڑھ کر خدا نے وعدہ بھی کیا ہے کہ اگر میَں دوں تو یہ مجھے واپس دیا جائے گا۔''

فیاضی کے فضل اور برکت کو سیکھنے کا آغاز کریں۔ ایمان کا قدم اُٹھائیں۔ خدا اپنی بات کو پورا کرے گا!

دینے والوں کے لئے عملی ہدایات

درست طریقے سے دینے کی منصوبہ بندی کریں۔

اس بات کا فیصلہ کریں کہ آپ ہر ماہ کیا دیں گے۔

اگر آپ ہر ماہ پانچ ہزار روپے کماتے ہیں تو ممکن ہے آپ دہ یکی کے حساب سے دینے کا فیصلہ کریں یعنی پانچ سو روپے ماہانہ۔

یہ منصوبہ بنائیں کہ آپ اپنے ہدیئے کو کیسے تقسیم کریں گے۔

شاید اس طرح کی تقسیم کا فیصلہ آپ کے لئے اچھا ہو:

1	ضرورت مند	100 روپے
2	مقامی کلیسیا	150روپے
3	خاص ضروریات (مثلاً کنوینشن، چرچ بلڈنگ فنڈ وغیرہ)	100 روپے
4	مسیحی تنظیمیں (بائبل سوسائٹی، او۔ایم۔ ٹیم وغیرہ)	150 روپے

فیصلہ کریں کہ غریبوں کو کس طرح دیں۔

- ممکن ہے آپ کسی ایسے ایمان دار ساتھی سے واقف ہوں جس کے پاس پیسے بہت تھوڑے ہوں یا اس کے لئے اپنے بچوں کی کتابوں کے پیسے دینے بھی مشکل ہوں۔
- بیواؤں کی ضروریات کے سلسلے میں حساس رہیں، کیونکہ ان کے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں، اُنہیں زندگی بسر کرنے یا اپنے بچوں کی پرورش کے لئے سخت جد و جہد کرنی پڑتی ہے۔ ایسے لوگوں کی مدد کے لئے تیار رہیں۔

- ہو سکتا ہے کہ آپ فقیروں کو شک کی نظر سے دیکھیں، کیونکہ ان میں سے کچھ حقیقت میں فقیر نہیں ہوتے۔ لیکن گلیوں اور بازاروں میں ایسے مستحق لوگ ضرور ہوتے ہیں جن کی مدد آپ کو کرنی چاہیئے۔ جہاں حقیقی ضرورت ہو وہاں اپنے دل کو سخت نہ کریں۔
- نابینا افراد، بیمار لوگ اور اپاہج آپ کے خاص رحم اور ترس کے مستحق ہیں۔

اپنی کلیسیا کو فیاضی سے دینے والے بنیں۔

چندے کی تھیلی میں ہدیہ نذرانہ ڈالنا اچھی بات ہے۔ اس طرح خدا کے سوا کوئی اَور یہ نہیں جان سکتا کہ آپ نے کتنا دیا ہے (''تب تمہارا آسمانی باپ، جو پوشیدگی میں تمہیں دیکھتا ہے، بدلہ دے گا'' (متی 4:6)۔

معلوم کریں کہ آپ کا پیسہ کس جگہ اچھی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔

محتاط رہیں کہ کہیں آپ اپنا پیسہ ضائع نہ کر دیں۔ لٰہذا پتا کریں کہ جن مسیحی اداروں کو آپ ہدیہ بھیجتے ہیں وہ کیا کر رہے ہیں۔

اس سلسلے میں آپ بائبل سوسائٹی، پی ایف ای ایس، او۔ایم یا سکرپچر یونین جیسے اداروں کو خط لکھ کر ان سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی سرگرمیوں کے بارے اپنے خبر نامے، دعائیہ خطوط یا رپورٹیں آپ کو بھیجیں۔ ان چیزوں کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا ان اداروں کو واقعی آپ کی دعاؤں اور مالی مدد کی ضرورت ہے یا نہیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ان اداروں میں کام کرنے والے لوگوں کو شخصی طور پر جانتے ہوں اور اُنہیں آپ کی مالی مدد کی ضرورت ہو۔ ان سے پوچھیں کہ آپ اُنہیں یہ ہدیئے باقاعدگی سے کس طرح دے سکتے ہیں (لوقا 48:12)۔